ماہنامہ

تحفۂ احمدیہ

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیل الرحمن ربوہ کے زیر انتظام پانچویں گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

کے موقع پر عزیز خاور رشید باجوہ آف چک نمبر 312 ج ب ضلع لائلپور دوڑ اور نیزہ بازی میں
محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سے انعام وصول کر رہے ہیں۔

وفا 1355 ہش

جولائی 1976ء

(ایڈیٹر)
محمد شفیق قیصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں۔

مشکوٰۃ الاذہان ربوہ

ماہنامہ

وفاء ۱۳۵۵ ہش

جولائی ۱۹۷۶ء

ایڈیٹر:

محمد شفیق قیصر

نائب مدیر:

نصیر احمد قمر

• پبلشر: محمد شفیق قیصر

• پرنٹر: سید عبد الحیٔ

• مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

• مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ "تشحیذ الاذہان"

دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

ڈاک نمبر

ایل-۷۱۲۸

جلد نمبر

۱۹ ۷

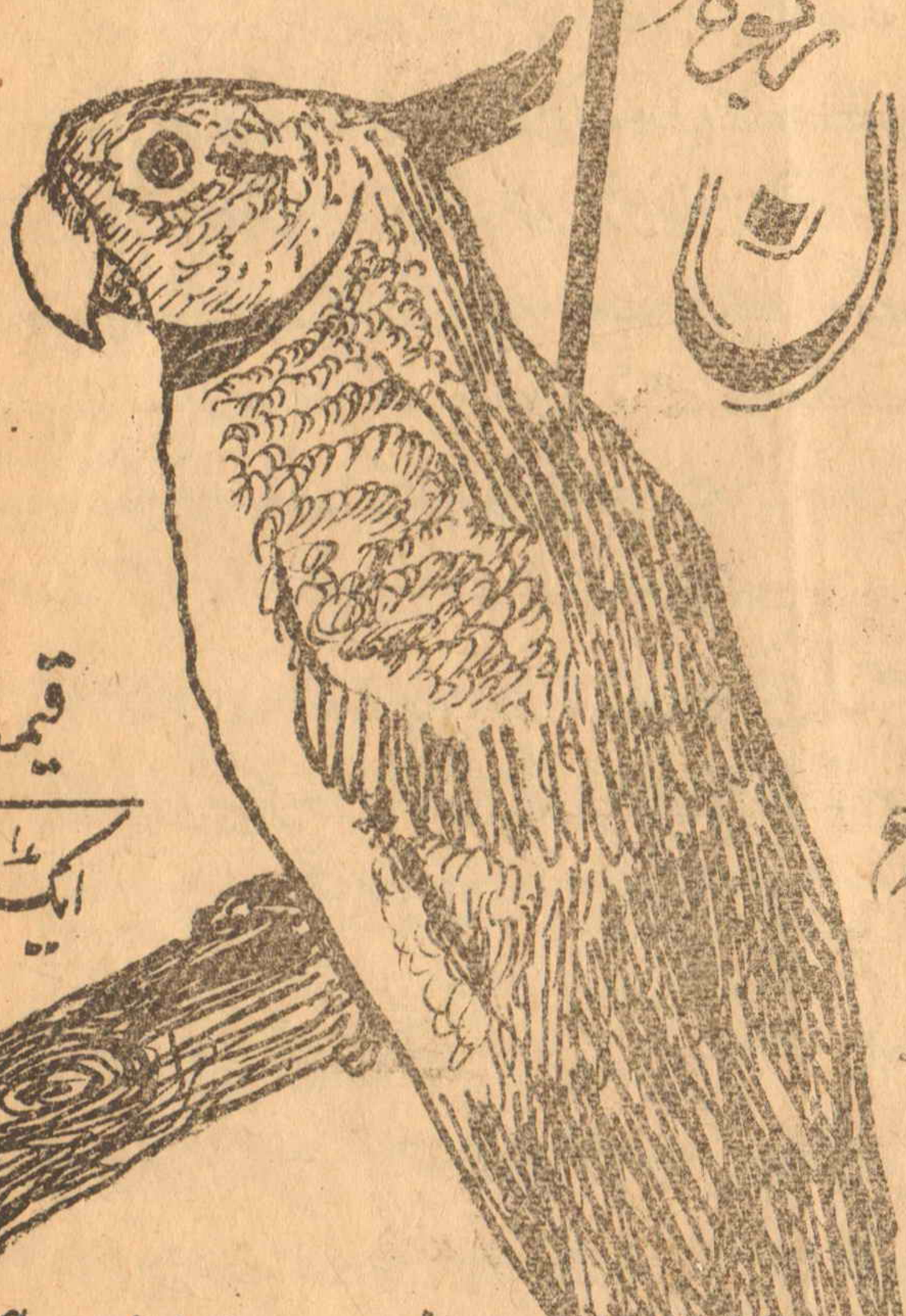

قیمت

ایک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

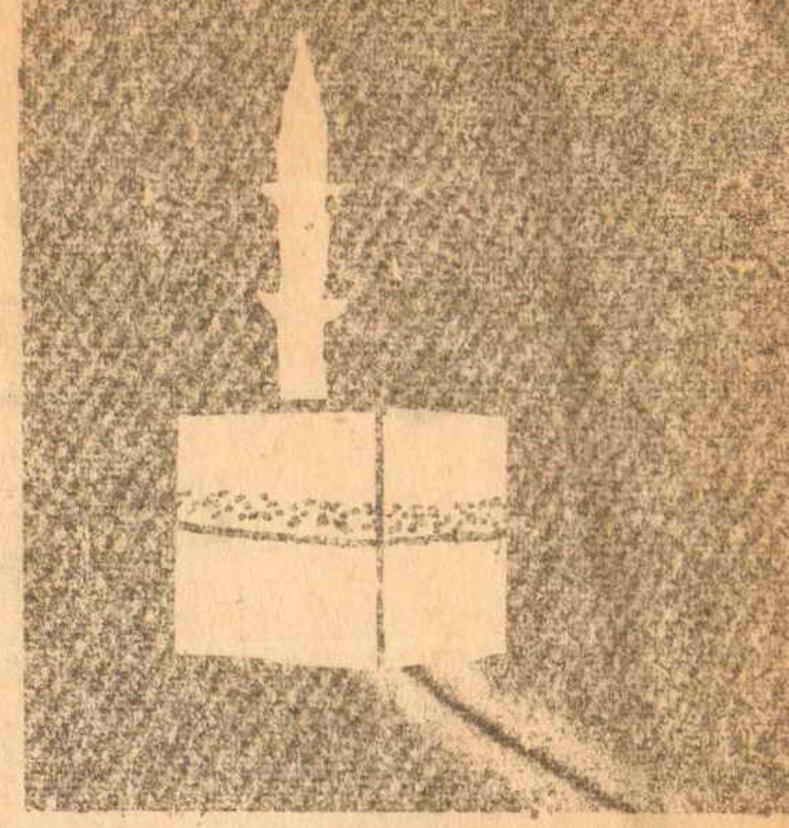

قال اللہ تعالیٰ

اسلام کا ایک ضروری حکم اور اس کی حکمت

پیارے بچو! اسلام نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ جب بھی کچھ کھاؤ پیو تو پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ضرور پڑھ لیا کرو۔ اس کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو بے حد رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ شروع کرتا ہوں ——

یہ نہایت ضروری حکم ہے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر میں اس ضروری اور اہم حکم کی حکمت بیان فرمائی ہے۔ حضورؓ نے جو فرمایا ہے وہ حضور ہی کے الفاظ میں ہم درج کرتے ہیں۔ پیارے بچو! اسے پڑھ کر غور اور توجہ سے پڑھو اور اس کے پڑھنے کے بعد کھانے پینے سے پہلے ہمیشہ اچھا کام شروع کرنے سے پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنی نہ بھولیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اسلام نے انسان کو یہ یاد دلانے کے لئے کہ حقیقی محسن اللہ تعالیٰ ہی ہے یہ ترکیب رکھ دی ہے کہ جب تم کھانا کھاؤ یا پانی پیو تو اس کے شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیا کرو اور کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے یہ معنی ہیں کہ یہ کھانا تمہارے سامنے رکھا تو ماں نے ہے لیکن بھی خدا تعالیٰ نے ہے اور جب انسان کو یہ لگ جاتا ہے اور بار بار یہ مضمون اس کے سامنے دوہرایا جاتا ہے کہ درحقیقت یہ تمام نعمتیں عطا کرنے والا خدا تعالیٰ ہی ہے وہی ہمیں پانی دیتا ہے وہی ہمیں پھل کھانے کو پیدا کرتا ہے تو آہستہ آہستہ اسی کی طرف دل مائل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔"

(تفسیر کبیر۔ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۵۵)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادارہ

آپ کو کون سے مہینے پسند ہیں؟

چند دن ہوئے ہم نے ایک بچے سے پوچھا کہ "سال کے بارہ مہینوں میں سے آپ کو کون سے پسند ہیں؟" اُس نے فوراً جواب دیا۔ "جون جولائی" ہم نے کہا کہ "معلوم ہوتا ہے آپ نے بغیر سوچے سمجھے جواب دے دیا۔ خوب سوچ سمجھ کر جواب دیں۔ کیونکہ جون جولائی تو سب سے گرم مہینے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ اکثر لوگ شدتِ گرمی کی وجہ سے انہیں پسند نہیں کرتے۔"

ہمارا ننھا منا بچہ پھر ہلا سوچنے سمجھنے لگا۔ "آپ کو پسند نہیں ہوں گے مجھے تو بہت پسند ہیں۔ کیونکہ گرمیوں کی چھٹیاں ہو جاتی ہیں ——!" ہمیں ان کی اس بات سے بہت ہنسی آئی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کہا کہ "اگر میرا بس چلے تو سال کے سب مہینوں کے نام جون جولائی رکھ دوں تاکہ سکول ہمیشہ بند رہے۔" ہم نے ہنستے ہوئے پھر پوچھا۔ "اچھا بھئی یہ بتائیں آپ کو کون سے مہینے پسند نہیں؟" —— کہنے لگے۔ "مارچ اور اپریل۔" میں نے کہا۔ "بھئی ان مہینوں میں تو موسم بہت اچھا ہوتا ہے بہار کی آمد آمد ہوتی ہے۔ دسمبر اور جنوری کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟" کہنے لگا۔ "ٹھیک ہے۔ دسمبر بھی بہت اچھا مہینہ ہے اسی ماہ جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان آتے ہیں۔ ہمیں ان کی خدمت کا موقع ملتا ہے۔ ربوہ میں خوب گہما گہمی ہوتی ہے لیکن مارچ اور اپریل۔ مجھے اس لئے پسند نہیں کہ ان مہینوں میں ہمیں امتحان دینے پڑتے ہیں۔" میں اسی بچے کا یہ جواب سن کر خاموش ہو گیا۔

یہ باتیں کرتے ہوئے میرا مقصد یہ ہے کہ جن دو مہینوں کو میرے ننھے ساتھی نے ناپسند کیا ہے۔ شاید اسی بچے کی طرح اور بھی بچے بھائی بہن ہوں جو یہ مہینے پسند نہ ہوں۔ لیکن ان مہینوں پر کس کا اختیار ہے؟ کسی کا بھی نہیں۔ تو پھر ہمیں اس سے نفرت کی بجائے محبت کرنی چاہیئے کیونکہ یہ وہ مہینے ہیں جو ہمیں ہر سال ترقی کی اونچی سے اونچی سیڑھی پر لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ——

امتحانوں سے گھبرانا کس لئے؟

امتحانوں میں تو وہی کچھ پوچھا جاتا ہے جو تم نے سال بھر پڑھا ہے لیکن اگر تم نے سال بھر کھیل کود میں ضائع کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تب بھی ہمت ہار کر بیٹھنے کی بجائے، جو وقت ملتا ہے اس کی قدر کرو۔ محنت سے پڑھائی کرو۔ اللہ کے حضور دعائیں مانگو کہ وہ آپ کی تھوڑی کوشش میں زیادہ سے زیادہ برکت پیدا فرمائے۔ تو یوں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی محنت رنگ لائے گی اور آپ کامیابی حاصل کریں گے۔

یہ مہینے جو چھٹیوں کے مہینے ہیں۔ ان میں ادھر اُدھر پھرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ وقت اپنی پڑھائی میں گزاریں اور ابھی سے آنے والے امتحان کے لئے تیاری کریں۔

بہت سے بہن بھائی ان چھٹیوں میں کھیل کود میں مصروف رہتے ہیں اور جب سکول کھلتے ہیں تو اس وقت بھی کھیل کود کی جو عادت دو ماہ میں پڑ چکی ہوتی ہے۔ قائم رہتی ہے اور اسی طرح سارا سال کھیل کود میں ضائع کر دیتے ہیں اور جب امتحان کا وقت آتا ہے تو ہاتھ پاؤں پھیلا کر بیٹھ جاتے ہیں کہ ——

"اب وقت نہیں رہا ——

ہم نے محنت نہیں کی ——"

"ہم امتحان میں پاس نہیں ہو سکتے ——"

ایسی بہت سی باتیں ان کے دماغ میں آتی ہیں اور وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں —— یہ ایسے بہن بھائی ہیں جو کامیابی سے خود منہ موڑ لیتے ہیں۔ ترقی کی سیڑھی پر چڑھنے سے صاف انکار کر دیتے ہیں۔

احمدی بچوں کو چاہیئے کہ وہ دل لگا کر پڑھیں۔ اپنے ایک ایک لمحہ کو قیمتی سمجھیں۔ جب بھی آپ دل لگا کر کام کریں گے، کامیابی حاصل کریں گے۔ کبھی بھی وقت نہیں گزارا ہر وقت کامیابی آپ کے انتظار میں ہے کہ کب تم اسے یاد کرو اور وہ تمہارے پاس آئے۔

یاد رکھو! محنت کے بعد راحت ملتی ہے۔ محنت اور مشقت کے بعد آرام و آسائش، کڑواہٹ کے بعد میٹھا میں منہ کا مزا بدلتی ہے۔ اسی طرح مارچ اور اپریل کے بعد ایک ماہ کے وقفہ سے جون جولائی کے مہینے آتے ہیں جن کا آپ کو انتظار رہتا ہے۔ ان چھٹیوں کے گزارنے کا مزا تب ہی ہے جب تم نے کامیابی حاصل کی ہو۔

"تشحیذ الاذہان" کے سابق مدیر مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے رسالہ کو بڑی محنت سے آگے بڑھایا! دعا فرمائیں ہمیں بھی اس معیار کو قائم رکھنے کی توفیق ملے اور اس رسالہ کی اور آپ کی خدمت عمدہ رنگ میں کر سکوں!

بھائی جان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقدس لڑکے کی پہلی دعا

محترم شیخ محمد اسمٰعیل مرحوم ——— پانی پتی

ہمارے آقا نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن میں ایک دعا مانگی تھی۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی دعا تھی۔ محترم شیخ محمد اسمٰعیل مرحوم پانی پتی نے حضور کی دعا اور اس کی قبولیت کے واقعہ کو بچوں کے لئے بڑے پیارے انداز میں لکھا ہے۔ امید ہے بچے اسے بہت دلچسپی سے پڑھیں گے (ادارہ)

اب یتیم بچہ اپنے چچا (ابوطالب) کے پاس رہنے لگا۔ چچا نے فی الحقیقت اپنے بچوں سے زیادہ اس کی دل جوئی کی۔ ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے۔ جہاں تک ان سے بنتا اُس کے آرام و راحت کا خیال رکھتے اور کوئی بات کبھی اُس کی مرضی کے خلاف نہ کرتے۔

بھتیجے کی عادتیں بھی اعلیٰ درجہ کی اور اتنی پاکیزہ تھیں کہ ابوطالب دیکھ دیکھ کر حیران ہوتے تھے۔ ان کو نہ صرف بھتیجے سے محبت تھی بلکہ ان کے دل میں اس کی بزرگی کا بھی سکہ بیٹھا ہوا تھا۔ چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ مکہ میں سخت قحط پڑا کیونکہ بارش نہ ہوئی تھی اور ایک قطرہ بھی آسمان سے نہ برسا تھا۔ مکہ والے نہایت پریشان ہوئے کہ کیا کریں ابوطالب نے اس موقعہ پر اپنے بھتیجے سے کہا کہ "میاں! لوگ پانی کے بغیر بے حد مضطرب ہیں۔ تمہارا دل معصوم اور زبان پاک ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری زندگی بڑی عجیب زندگی ہے شہر والوں کو ساتھ لے جاؤ اور جنگل میں جا کر پانی کے لئے خدا سے دعا مانگو" ——— بھتیجے نے کہا "چچا! میں کیا اور میری دعا کیا۔ یہ کام تو بڑے اور بزرگ آدمیوں کا ہے میں تو ایک بچہ ہی ہوں۔ مگر آپ کے حکم کی تعمیل سے مجھے انکار نہیں چلئے میں دعا مانگتا ہوں کیا عجب کہ خدا مجھ کمزور کی دعا سن لے اور قحط دور ہو جائے۔"

چنانچہ اہل مکہ کے سارے معزز اصحاب کے ہمراہ ہمارا ننھا آقا جنگل میں گیا اور سارے مجمع کے آگے کھڑے ہو کر اس نے اپنے ننھے ننھے ہاتھ دعا کے لئے آسمان کی طرف اٹھا دیئے۔

بادل کے فرشتے شاید اسی بات کے منتظر ہی بیٹھے تھے۔ دعا مانگتے ہی اتنی بارش ہوئی کہ قحط کی ساری تکلیف دور ہو گئی اور مکہ والوں کے سوکھے دھانوں میں پانی پڑ گیا۔

قریش کو آج پہلی مرتبہ احساس ہوا کہ ان میں بھی ایک مقدس لڑکا موجود ہے۔ یہ تھی اس مقدس لڑکے کی پہلی دعا ———

——— (ہمارا آقا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل دعا وہی ہے جو نماز کے اندر کی جاتی ہے

رسالہ تشحیذ الاذہان جون ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں صفحہ ۱۱ پر ایک نظم شائع ہوئی ہے جس کے ساتھ کاتب صاحب نے ایک تصویر بھی بنائی ہے جس میں ایک بچہ کو مصلے پر بیٹھے دکھایا گیا ہے اور وہ بچہ نماز ادا کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہا ہے۔ یہ تصویر درست نہیں ہے۔

بچوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل دعا وہی ہے جو نماز کے اندر کی جاتی ہے اور نماز کی اصل غرض اور مغز دعا ہی ہے۔ نماز کے اوقات مقرر کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے دربار میں طلب فرمایا ہے اور ان وقتوں میں ان کی حاضری اپنے دربار میں ضروری قرار دی ہے۔ تاکہ وہ اپنے رب سے التجا و دعا کر سکیں۔

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ (نماز پڑھتے ہوئے) جب تم سجدہ میں جاؤ تو اس وقت دعا کرنے کی پوری پوری کوشش کرو اور جس کثرت سے دعائیں کر سکتے ہو کرو! امید ہے خدا تعالیٰ تمہاری دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔" (مسلم)

پس ہم احمدی بچوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کی بجائے نماز کے اندر دعائیں کریں کیونکہ اس وقت ہم خدا کے دربار میں حاضر ہو رہے ہوتے ہیں اور اپنے خدا سے مناجات کر رہے ہوتے ہیں۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے:-

"ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی مواقع ہیں۔ رکوع۔ قیام۔ قعدہ۔ سجدہ وغیرہ۔ پھر آٹھ پہر میں پانچ مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ شام اور عشاء ان پر تہجد کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے مواقع ہیں۔" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۵۲)

ایک اور مقام پر دعا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۰۹)

(بھائی جان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے امام کا پیار بھرا پیغام!

عزیز بچوں کے نام

عزیز بچو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو موجودہ تعطیلات مبارک ہوں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور تعطیلات کے یہ ایام نیک کاموں میں صرف کرنے کی توفیق بخشے آیئے ہم آپ کو اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت ہی پیارا اور محبت بھرا پیغام سنائیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں سخت ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھتی ہوئی بہار ہیں۔ یہ کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ اسلام کو باقی ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے۔ ہمیں خدا کیلئے دو کہ ہم اس دروازہ میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے سچے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

(الفضل - ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

یہ پیار بھرا پیغام ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی بچوں کو وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ وقف جدید کی تحریک سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۸ء میں جماعت کے سامنے پیش فرمائی تھی ان کے مقاصد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ دیہاتی حلقوں میں بہتر ذہنی صحت اور اعلیٰ دماغی صلاحیت والے نہایت مخلص اور فدائی و واقفین زندگی بطور معلم مہیا کئے جائیں جو بچوں اور نوجوانوں کو قرآن کریم پڑھائیں اور ابتدائی دینی مسائل سکھائیں۔ چنانچہ یہ کام ۱۸ سال سے وقف جدید بصورت احسن سرانجام دے رہی ہے

(باقی ص ۱۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

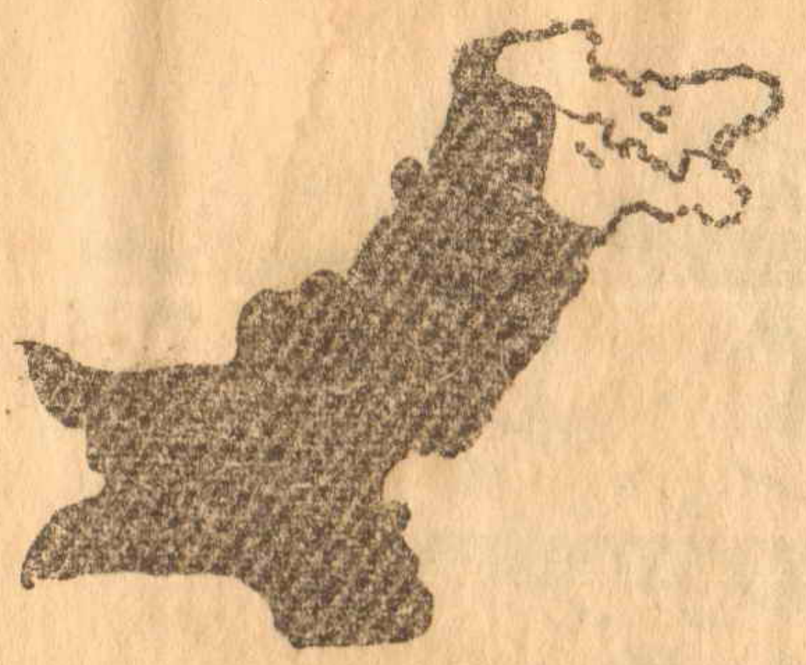

ہمارا وطن

جناب نسیم سیفی

ہم وطن کے، وطن ہمارا ہے
ہم اِسے، یہ ہمیں پیارا ہے

اِس کی خِدمت کریں گے جی جاں سے
ہم پھریں گے نہ عہد و پیماں سے

اِس کے ذرّوں کو پھُول کر دیں گے
اِس کے دشمن کو دھُول کر دیں گے

عِلم سے ہم کریں گے اُونچا نام
اور بڑھائیں گے عِزّت و اکرام

ہم عمل سے سنوار دیں گے اِسے
خُلد جیسا بِکھار دیں گے اِسے

اَمن ہوگا، امان ہوگی یہاں
آدمیّت کی جان ہوگی یہاں

ایک دُنیا کا رہنما ہوگا
سجدہ گہ اُس کا نقشِ پا ہوگا

نام اپنے وطن کا پاکستان
پاک بن کر یہاں رہیں اِنسان

ہر کوئی پاک ہو تو کیا کہنا
ہے وطن کا نسیم یہ کہنا

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مددِ آسمانی

جناب صوبیدار عبد المنّان ربوہ

"وہ دیں ہی کیا ہے جس میں خدا سے نشان نہ ہو
تائیدِ حق نہ ہو مددِ آسمان نہ ہو"
(درثمین)

برسات کا خوش گوار موسم۔ ساون بھادوں کا مہینہ، آسمان پر کالے کالے بادلوں کا ہواؤں کے دوش پر سیر گشت کرتے پھرنا۔ دور افق پر کالے کالے بادلوں کی تہہ کے نیچے سفید سفید بگلوں کی لمبی لمبی قطاریں اور پھر بجلی کی چمکا چوند۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ۔ ہری بھری کھیتیاں۔ بارش سے نہا دھو کر گہرے سبز رنگ کے لباس زیب تن کئے قطاروں میں کھڑے خدا کی حمد میں جھومتے درخت۔ پرندوں کا چہچہانا۔ خوش نوا بلبلوں سے دلوں کو لبھانا۔ کسی طرف سے مور کی صدائیں۔ "میاؤں۔ میاؤں"۔ آرہی ہے تو کہیں سے کوئل کی کوک، "پی ہے۔ پی ہے" کی آواز۔ کبھی تیتر کی آواز "سبحان تیری قدرت" آبادیوں سے مرغ کی اذانیں۔ "ککڑوں کوں۔ ککڑوں کوں"۔ غرض ہر چیز سے خدا تعالیٰ کی قدرت کا اظہار ہو رہا تھا۔

دیہات میں سادہ اور بے تکلف زندگی۔ سادہ غذا اور سادہ لباس۔ باہوٹ سے پاک اچھی صحت، اچھے اخلاق۔ خوش مزاج۔ ملاکے مہمان نواز۔ ہزار بھی کھائے تو پیشانی پر بل نہیں۔ بہنیں بیٹیاں۔ بچے بڑے سب کے دلوں میں مہمان نوازی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا۔

اس پُرمسرت ماحول میں آرام و سکون کی زندگی بسر کر رہے تھے کہ تقسیم ملک کا اعلان ہو گیا ہر طرف مار دھاڑ۔ لوٹ کھسوٹ قتل و غارت۔ چاروں سمت آگ ہی آگ۔ شعلے ہیں کہ لپک لپک کر عرش کو چوم رہے ہیں۔ شور و شیون۔ داد و فریاد۔ دوڑنا۔ بچانا۔ مرگئے۔ مار دیا۔ ملک کے قانون کا فلک بوسی مینار گر کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ نظام درہم برہم۔ جیسے کسی حکومت کا وجود ہی نہ رہا ہو۔ فوج اور پولیس دونوں کے ہندو سکھ جوان اور افسر مل کر مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگ رہے تھے۔ الٰہی یہ قیامت آگئی۔ امن خواب بن کر رہ گیا۔ عاقبت کار آنکھیں نہیں ملتے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی بے دید ہو گئے۔

اس موقع پر اگست کے آخری ہفتہ میں موضع سٹھیالی کے مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے لئے قادیان کے احمدیوں سے مدد چاہی۔ جس پر عاجز کے ہمراہ احمدیوں کی ایک قلیل جماعت ان کے ساتھ بھیج دی گئی۔ موضع سٹھیالی قادیان سے سات میل کے فاصلے پر جانب مشرق کا نواں شہر سے ایک میل ادھر واقع تھا۔ ہماری پارٹی نصف رات کے قریب قادیان سے روانہ ہوئی اور صبح صادق سے قبل سٹھیالی پہنچ کر نماز فجر ادا کی۔ تلاوت قرآن پاک اور ناشتہ سے فارغ ہو کر ہم لوگ گاؤں کا خود حفاظتی جائزہ لے رہے تھے کہ صبح دس بجے دور کھیتوں میں ہلکی ہلکی جنبش محسوس ہوئی۔ دوربین سے جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ دو آدمی چھپتے چھپاتے دھاریوال کی طرف سے ہماری طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہم نے کچھ فاصلہ پر نہر کے کنارے چھاپہ لگا دیا۔ جونہی وہ زد میں پہنچے انہیں پکڑ کر گاؤں کے قریب لایا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ دھاریوال میں ہزاروں کی تعداد میں سکھ مسلح ہو کر سٹھیالی کی طرف آ رہے ہیں۔ ہم ان کا یہ پیغام آپ تک پہنچانے آئے ہیں۔ اگر آپ اپنی جان کی خیر چاہتے ہیں تو شام سے پہلے پہلے گاؤں خالی کر کے قادیان کی طرف نکل جائیں ورنہ آپ میں سے ایک بھی زندہ نہ بچے گا۔

ہم نے ان دونوں مخبروں کو اپنا یہ پیغام دے کر واپس بھیج دیا کہ سکھوں کو اطلاع کر دو کہ سٹھیالی کے مسلمان کہتے ہیں کہ اگر واقعی ایسا ارادہ رکھتے ہو تو پھر آج شام پورا کر لو۔ مخبر واپس چلے گئے۔

شام ۴ بجے ہیں۔ ۲۰ منٹ پر دیکھا کہ دھاریوال کی سمت سے اتنا بڑا ہجوم پیشقدمی کر رہا ہے کہ ہر طرف سر ہی سر نظر آ رہے ہیں۔ ہم نے فوراً مدافعانہ انتظام مکمل کر لئے۔ سکھ جتھہ نے نہر کی پچھلی جانب پہنچ کر ہمارے گاؤں کو گھیرے میں لے لیا۔ یہ جتھہ دس ہزار نفوس پر مشتمل تھا۔ جو برین گنوں، رائفلوں، ہینڈ گرنیڈز، تلوار، لاٹھیوں اور برچھی بھالوں سے لیس تھا۔ علاوہ ازیں اس مسلح جتھے کے ہمراہ پولیس بھی تھی اور ۱۶ پنجاب رجمنٹ کی ایک باوردی سکھ کمپنی بھی تھی۔ چند ہی منٹ کے بعد

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
آپ کا اپنا دکان
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور
پرنٹنگ لائن
(فون ۶۰۲۲۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم پر برین گنوں اور رائفلوں کے فائر کی اندھا دھند بارش ہونے لگی۔ اسی اثناء میں ہم پر گرینیڈ بھی پھینکے گئے۔ دشمن کی کثرت اور اسلحہ کی فراوانی کے مقابلہ میں ہماری تعداد بھی نہایت قلیل تھی اور اسلحہ بھی کم۔ مگر ہم نے صرف اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر بھروسہ کیا اور مقابلہ جاری رکھا۔ یہ مقابلہ ۴ بجے شام سے شروع ہوا۔ شام ہونے پر مغرب کی اذان دی گئی۔ اذان کی آواز سن کر دشمن پیچھے ہٹنا شروع ہوا جو آندھی کی طرح ہم پر چھا گیا تھا مگر یکلخت کی طرح غائب ہو گیا۔ اسی مقابلہ میں جو یکم ستمبر ۱۹۴۷ء کو ہوا۔ برین گن کی فائرنگ سے حوالدار محمد اشرف صاحب گجراتی شہید ہو گئے برین گن کی تین گولیاں اس عاجز کو لگیں۔ ایک دائیں کندھے میں۔ دوسری شہ رگ کے قریب سے گزرتی ہوئی گردن کی ہڈی میں پیوست ہو کر رہ گئی تیسری گولی نیچے والے ہونٹ کو دائیں جانب سے چیرتی ہوئی نکل گئی۔ اس وقت زبان پر یہ کلماتِ طیبہ جاری ہوئے (اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ آج ہم نے بدر کا نظارہ بچشمِ خود دیکھ لیا۔

عاجز پانچ گولیوں سے زخمی ہوا مگر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت و توفیق سے اس حالت میں بھی مقابلہ جاری رکھا جبکہ زخموں سے خون جاری تھا۔ جب خون زیادہ بہہ گیا تو مجبوراً اپنی جگہ محمد اقبال صاحب کو نگران مقرر کر کے آٹھ بجے شام برچھی ہاتھ میں لے کر میں اپنے چھ ساتھیوں کے ہمراہ فرسٹ ایڈ حاصل کرنے کے لئے قادیان کی طرف روانہ ہو گیا۔

حملہ کے بعد سکھ گوٹی کے ریفیج سے باہر ہو کر ہمیں گھیرے بیٹھے تھے۔ برسات کی رات، آسمان بالکل صاف۔ بادل کا نام و نشان نہیں۔ ادھر مشرق سے چودھویں رات کا چاند پوری چمک دمک سے طلوع ہو رہا تھا۔ ایک طرف میرے زخموں سے خون جاری تھا۔ دوسری طرف سکھوں نے ہمیں گھیرے میں لے رکھا تھا۔ تیسری طرف چاند نے نمودار ہو کر زمین کے ذرہ ذرہ کو عیاں کر دیا تھا۔ چاند طلوع ہوتے ہی دل میں طرح طرح کے وسوسے پیدا ہونے لگے کیونکہ دشمن سامنے تھا اور ہماری نقل و حرکت دیکھ رہا تھا بچ نکلنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ ارادہ کیا کہ زخمی تو ہیں اگر مقابلہ ہوا تو بینٹ فائیٹنگ کریں گے۔ بچ نکلے تو بہتر ورنہ جامِ شہادت نوشی کر لیں گے۔

ایک لمحہ کے اندر یہ خیالات ذہن و دماغ میں آئے اور گزر گئے۔ میں اور میرے ساتھی کبھی بچاؤ کے لئے آڑ تلاش کرتے اور کبھی چاند کی طرف دیکھتے کہ اتنے میں اچانک مغرب کی طرف سے بادل کے ایک سیاہ ٹکڑے نے سر نکالا۔ جو بمشکل دس بارہ گز لمبا اور چھ سات گز چوڑا نظر آتا تھا بڑی تیزی سے حرکت کرتا ہوا چاند کے سامنے آگیا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوں ہم پہ چھتری تان کر سایہ کر لیا۔ اب ہم اس سایہ کے نیچے تھے اور باقی ہر طرف چاندنی روشنی پڑ رہی تھی۔ جب ہم سکھبالی سے چھ میل کا فاصلہ طے کر کے موضع مالیہ پہنچے جو موضع کھارا کے ملحق مسلمانوں کا گاؤں تھا اس وقت رات کے بارہ بجے کا وقت تھا۔ چاند سر پر چمک رہا تھا۔ ہم احمدیوں کے گاؤں میں تھے۔ باؤل کا ٹکڑا ہمیں الوداع کہہ کر رخصت ہو گیا (الحمد للہ) سچ ثابت ہو گیا۔ کہ "جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے؟"

ہم احمدی مجاہد اپنے بیوی بچوں اور عزیز و اقارب کو خطرہ میں چھوڑ کر اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر مسلمان۔ ماں۔ بہنوں۔ بیٹیوں اور بیویوں کی عزت و ناموس کی حفاظت کی خاطر اپنے گھروں سے سر پر کفن باندھ کر آخری مصافحہ و معانقہ کر کے یہ ارادہ لے کر نکلے تھے کہ ہر قیمت پر اسلام کے لئے قربان ہو کر اپنی جان خدا کے حضور پیش کر دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کے دل اور نیتوں سے بخوبی باخبر ہے۔ انسان اسی کی راہ میں موت قبول کرے تو پھر اللہ تعالیٰ اسے ابدی امان میں لے لیتا ہے۔ اور زندگی کی ان گنت راہیں پیدا کر دیتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی تدبیر فائق و بالا رہی اور اس نے ہم چند ناچیز انسانوں کی خاطر اتنا عظیم الشان زندہ نشان دکھلا کر ہمیں اپنا والہ و شیدا بنا لیا اور تائید و نصرت شکل موقع عطا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے۔

"قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے" (درثمین)

پیارے! ہم نے اپنی زندگی میں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو جب بڑی عظیم تقسیم ہوا اور ..... مملکت خداداد پاکستان کی شکل میں ایک نیا ملک دنیا کے نقشے پر ابھرا سخت المناک دن دیکھا تھا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں "اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا" یعنی تکلیفوں کے بعد ایک بڑی راحت نصیب ہوتی ہے۔ درست ہے واقعی رمضان المبارک کے تیس روزے رکھنے کے بعد عید کا چاند دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔

ہم نے پاکستان کی بنیادوں میں اپنا خون دے کر ملک کی تعمیر میں حصہ لیا۔ مسلمانوں پہ جو تباہی آئی وہ چشم تاریخ سے مخفی نہیں۔ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس تباہی کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر پھر الیاذن نازل کرے مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا کرے اور وہ اپنی صفوں کو سیسہ پلائی دیوار ثابت کریں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اور ہمیں اسلام کی سربلندی و بقاء کی خاطر اپنی جان عزیز خدا کے حضور پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

"تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جاؤں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسے منتظم اطفال بھی پڑھیں!

ایک تھے استاد

جناب ایم۔ آئی۔ آر صدیقی (نائب ناظم اطفال) ربوہ

بچپن میں ایک کہانی پڑھی تھی کہ کسی گاؤں میں ایک ماسٹر صاحب تھے۔ انھوں نے خود ہی سکول کھولا تھا اور سرکاری منظوری تو کیا حکومت کو اسی کی خبر تک نہ تھی۔ کیونکہ اس زمانہ میں سرکار کی نظر ان دور دراز کے دیہات تک نہ پہنچتی تھی۔ گاؤں کے طلباء استاد صاحب سے پڑھتے تھے۔ کوئی تنخواہ وغیرہ مقرر نہ تھی۔ صرف چوہدری کی مہربانی سے ان کا گزارا ہوتا تھا۔ استاد اپنا تمام کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے کیونکہ کوئی سکول کا نگران تھا نہ کوئی دوسرا استاد اور کلرک۔ حتیٰ کہ سکول کی عمارت بھی نہیں تھی۔ ماسٹر صاحب خود ہی گاؤں میں پھر پھر کر لڑکوں کو سکول میں لاکر داخل کرتے تھے۔ جس کا جی چاہتا۔ پڑھتا۔ جس کا جی نہ چاہتا نہ پڑھتا۔ طلباء کے بیٹھنے کے لئے بانس کاٹ کر بنچ بنا لئے گئے تھے اور استاد صاحب کے لئے ایک پرانا میز اور کرسی تھی۔

ماسٹر صاحب کی مالی حالت بہت خراب تھی کیونکہ دن رات طلباء کی بہبود کے لئے مگن رہتے تھے اور کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ تنخواہ کی بھی کوئی باقاعدہ صورت نہ تھی۔ بڑی تکلیف سے گزارا ہوتا تھا۔ برسات میں مکان کی چھت ٹپکنے لگتی تھی۔ بچہ بیمار ہو جائے تو دوائی نہ ملتی تھی۔ بیگم صاحبہ ناراض رہتیں اور ان کی جان کو روتی رہتی تھیں۔ استاد صاحب سے استادی ترک کرکے کوئی اور کام کرنے کے لئے کہتیں مگر استاد صاحب فرماتے "دیکھو میں قومی ترقی دیکھنا چاہتا ہوں۔ قوم کی تعلیم و تربیت میرے ذمہ ہے اگر میں نے غفلت سے کام لیا تو میری قوم جہالت کے سمندر میں ڈوبتی چلی جائے گی۔ میں قوم کا استاد ہوں۔ میرے شاگردوں نے آئندہ قوم کی راہنمائی کرنی ہے۔ دیکھو فلاں کورٹ کا جج میرا شاگرد ہے۔ وہ غریب تھا میں نے اسے پڑھایا قوم میرے متعلق غافل ہو سکتی ہے مگر میں قوم کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالوں سے کیسے غافل ہو سکتا ہوں ؟"

اس کہانی سے مدعا یہ ہے کہ اگر منتظمین اطفال بھی اس استاد کی طرح اپنے فرائض سمجھ لیں تو جماعت کی بڑی خدمت ہو سکتی ہے ہمارے منتظمین اطفال صرف ان بچوں کے ہی استاد نہیں۔ بلکہ دنیا بھر کے استاد اور معلّم ہیں۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:-

"آپ جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ جس وقت آپ بڑے ہوں گے اور آپ کی عمر ۲۵، ۳۰، ۳۵ برس کی ہوگی۔ اس وقت دنیا کی اکثریت اللہ تعالیٰ کو پہچان چکی ہوگی۔ انشاء اللہ اور وہ آپ سے مطالبہ کرے گی کہ آؤ اور ہمیں اسلام سکھاؤ اگر آج اس عمر میں آپ نے اسلام نہ سیکھا تو جس وقت دنیا آپ کو کہے گی کہ آؤ اور ہمیں اسلام سکھاؤ تو آپ انہیں کیسے اسلام سکھائیں گے ؟ ..... تم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ تم دنیا کے استاد معلّم اور راہ بر بنو گے۔"

(خطاب سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۶۷ء)

ہم پر اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس احسان کا تقاضا ہے کہ ہم ہر طرح جماعت کی خدمت بجا لائیں۔ خدمت کا کوئی موقعہ اپنے ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ پس منتظمین اطفال کو اپنے اس مقدس عہدہ کی قدر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے احسان کے شکر کے طور پر تندہی سے کام کرنا چاہیئے۔ انہیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمیں کیا ملے گا ؟ اگر کام نہ کیا تو کیا ہو جائے گا ؟ بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر منتظمین کی غفلت ہو اور احمدی بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت میں کمی واقع ہو تو منتظمین اطفال خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ بے شک تربیت کرنا والدین کے ذمہ ہے مگر منتظم اطفال اس سلسلہ میں نمایاں کردار ادا کر سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں بیشمار ایسے افراد پائے جاتے ہیں جو جماعت کے لئے کئی کئی گھنٹے کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کبھی بھی نقصان میں نہیں رکھا۔ نہ وہ امتحان میں فیل ہوتے ہیں۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ جماعت کے کاموں کے لئے وقت دیتے ہیں۔ یاد رکھئے جو کام رضائے الٰہی کی خاطر کیا جائے اس میں کبھی خسارہ نہیں ہوتا اور اس کی برکت سے مصائب ٹل جایا کرتے ہیں۔ پس منتظم اطفال کو بشاشت سے روزانہ کچھ نہ کچھ وقت دینا اور تربیت اطفال کے لئے ضرور دینا چاہیئے۔ (باقی صفحہ ۲۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید

جنابِ کولمبس خاں۔ ربوہ

وقفِ جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری اور سلسلہ کی نہایت اہم تحریک ہے جس کا مقصد ملک کے اندر اصلاح و ارشاد اور تربیت کا کام ہے۔ ۱۹۵۸ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ نے اس کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اپنے عزم کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا تھا:۔

"یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔"

اب ہمارا فرض وقفِ جدید کی مالی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ جس کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے بیناری چندہ چھ روپے فرمایا اور اس کے ساتھ اپنی مثال پیش کرتے ہوئے قربانی کا معیار بلند کرنے کے لئے فرمایا کہ:۔

"جس کی توفیق ۱۲ روپے سالانہ کی ہو وہ ۱۲ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ جس کی توفیق ۵۰ روپے سالانہ ہے۔ جس کی توفیق ۵۰ روپے سالانہ کی ہو وہ ۵۰ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو روپے شائع ہو چکا ہے اور چھ سو، چھ سے سو گنے زیادہ ہے۔" (الفضل ۱۵ر جنوری ۱۹۵۸ء)

اسی پر بس نہیں۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارادہ تو یہ تھا کہ:۔

"خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ ہوں..... ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ بیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔" (الفضل ۱۵ جنوری ۵۸ء)

اب میں اسی تحریک میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیش کردہ انقلابی تبدیلی کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ حضور اقدس نے تقریباً ۹ سال قبل وقف جدید کے سلسلہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اسی تحریک کے چندہ کا بوجھ احمدی بچوں پر ڈالتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھالیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقف جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھالیا اور خود ان کے لئے بھی ثواب کا موجب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے جو کام انہیں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائیگا"

(الفضل - ۹ نومبر ۱۹۶۶ء)

ان ارشادات عالیہ کے مطالعہ سے آپ پر وقف جدید کی اہمیت واضح ہو گئی ہوگی۔

سب مربیان اطفال۔ ناظمین اطفال اور قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ:۔

(الف) اپنے حلقہ کے تمام اطفال کو اس تحریک میں شامل کرنے کی سعی کریں۔

(ب) صاحب ثروت احباب کے بچوں کو وعدہ کی کم از کم شرح (یعنی ۶ روپے سالانہ) کے مطابق ہی نہیں بلکہ حیثیت کے مطابق چندہ دینے کی تحریک کریں۔

(ج) اور بڑوں سے مل کر ان سے ان کے غریب بچوں کی طرف سے معاونین خصوصی کے طور پر (یعنی ایک ہزار یا زائد اور دوسرے درجہ پر ۵۰۰ سے ایک ہزار تک اور تیسرے درجہ پر ایک سو سے ۵۰۰ تک) وعدہ جات لیں۔

(د) وعدہ جات اور وصولیات کی تفصیلی اطلاع مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو باقاعدگی سے ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں۔

حضور اقدس ایدہ اللہ کی اس بابرکت خواہش کے پیش نظر ایک معین سکیم کے ذریعہ چند سالوں کے اندر اندر ہم اس قابل ہو سکیں گے کہ وقف جدید کا پورا خرچ احمدی بچوں کی طرف سے ادا ہو رہا ہوگا پہلے مرحلہ کے طور پر اس سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے پچاس ہزار روپے امام وقف کے حضور پیش کرنے کا عزم کیا ہے اور ہر سال اس میں موزوں اضافہ کر کے وقف جدید کا پورا بوجھ بڑوں سے بچوں کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔ (انشاء اللہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اخلاق

بات ادب سے کرو

منصورہ رضوانہ ربوہ

ایک بادشاہ شکار کی تلاش میں نکلا۔ اس کے ساتھ وزیر۔ سوار اور غلام بھی تھے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک جنگل میں بادشاہ وزیر اور غلام تو پیچھے رہ گئے اور سوار آگے نکل گئے۔ بادشاہ اور اس کے ساتھی سواروں کی تلاش میں ادھر ادھر گھومنے لگے۔ راستہ میں انہیں ایک اندھا فقیر نظر آیا۔ بادشاہ اس کے پاس گیا اور پوچھنے لگا۔ "سائیں جی! کوئی سوار بھی اس طرف سے گزرے ہیں۔ فقیر نے جواب دیا ہاں بادشاہ سلامت کچھ دیر ہوئی چند گھوڑ سوار اس طرف سے گزرے تھے

اس کے بعد وزیر آیا تو اس نے پوچھا کیوں بھئی فقیر صاحب! کوئی سوار اس راہ سے گزرے ہیں؟ فقیر نے جواب دیا۔ ہاں وزیر ابھی اس طرف سے چند سوار گئے تھے۔ اس کے بعد غلام آیا۔ اس نے پوچھا کیوں بے اندھے! شاہی سوار اس طرف سے گئے ہیں؟ فقیر نے جواب دیا۔ ہاں غلام اس طرف سے گزرے تھے۔

ایک لکڑہارا جو جنگل میں لکڑیاں کاٹنے کے لئے آیا تھا اور ستانے کے لئے فقیر کے پاس بیٹھ گیا تھا یہ باتیں سن رہا تھا اس نے فقیر سے پوچھا کہ تم کو تو کچھ نظر نہیں آتا پھر تم نے کیسے سمجھ لیا کہ پہلا شخص بادشاہ ہے دوسرا وزیر اور تیسرا غلام۔ اس نے کہا کہ ہر ایک شخص کا رتبہ اس کی زبان سے معلوم ہو جاتا ہے بادشاہ نے مجھے "سائیں جی" کہا اس سے میں نے سمجھ لیا کہ یہ خود بادشاہ ہے۔ وزیر نے مجھے "فقیر صاحب" کہا میں نے سمجھا کہ یہ پہلے شخص سے رتبہ میں کم ہے۔ غلام نے مجھے "اندھا" کہا تو میں نے سمجھا کہ یہ سب سے کم درجہ کا آدمی ہے۔

پیارے بچو! اگر آپ بھی بڑا بننا چاہتے ہیں تو بات بڑے ادب سے کرو۔ کہ بڑائی اسی میں ہے کہ لوگ آپ کی باتوں سے خوش ہوں اور آپ کو اچھے لفظوں سے یاد کریں۔ دنیا میں جتنے لوگ بڑے ہوئے ہیں وہ سب باادب تھے۔ پس اگر آپ لوگوں کو بڑا سمجھیں گے تو لوگ آپ کو بڑا سمجھیں گے۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شگفتہ

فضیل ایک بہت بڑے تزاق تھے۔ ایک دفعہ کسی آدمی نے ان سے ایک آیت کے معنے پوچھے۔ جس کا مطلب تھا کہ لوگ اموال معاملہ کو دوسرے کاموں کے ساتھ کیوں خلط ملط کر دیتے ہیں؟ اس کا آپ کے دل پر بڑا اثر ہوا اور آپ نے قرآنی سے توبہ کر لی۔ پھر ایک دن خود ہی قاضی کی عدالت میں حاضر ہو گئے۔ قاضی دوسرے لوگوں سے فارغ ہو کر آپ کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا۔

"تمہارا مدعی کون ہے؟"

جواب دیا۔ "میں خود ہی مدعی ہوں اور خود ہی مدعا علیہ ہوں۔"

قاضی خفگی سے بولا۔ "ٹھیک ٹھیک بتاؤ کیا بات ہے؟"

آپ نے جواب دیا۔ "میں فضیل ہوں اور میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی ہے اور ان جرائم کی سزا پانے کے لئے حاضر ہوں۔"

قاضی صاحب نے فرمایا۔ "یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کیونکہ مجھے بیطرفہ فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں"

آپ نے جواب دیا۔ "تو پھر میرا ضمیر ہمیشہ ملامت کرتا رہے گا۔ کوئی ترکیب بتایئے!"

قاضی نے جواب دیا۔ "ایسے کرو کہ جن جن لوگوں کو تم نے لوٹا ہے ان کی فہرست تیار کر لاؤ۔ ان سے جا کر فرداً فرداً معافی مانگ لو۔"

کام تو بہت مشکل تھا لیکن عزم پختہ تھا اور خوف خدا غالب تھا۔ آپ چل دیئے۔ کسی نے پہچانا اور کسی نے قیمتی سمجھ لیا اور معاف کر دیا۔

اسی طرح فضیل ایک یہودی سے معافی مانگنے گئے مگر اس نے معاف کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ "تم نے مجھے بہت تنگ کیا ہے۔ میرا حساب بے باق کرو"

فضیل نے جواب دیا۔ "میں تو مفلس ہوں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے کہا۔ "کچھ بھی ہو۔ جب تک پیسے نہ ملیں میں معاف نہیں کر سکتا۔"

فضیل نے کہا۔ "کوئی کام کروالو!" مگر یہ نہ مانا۔ فضیل وہیں اس کے گھر بیٹھ گئے اور خدا کی عبادت کرنے لگے۔ لوگ، یہودی کو لعن طعن کرتے تھے۔ دنیا کے خوف سے وہ آپ ایک جگہ سے گیا جہاں بڑے بڑے ٹیلے تھے۔ اس نے کہا "یہ ٹیلہ یہاں سے وہاں منتقل کر دو تو معاف کر دوں گا"

یہودی نے سوچا تھا کہ یہ یہیں مر جائے گا اور جان چھوٹ جائے گی۔

فضیل نے پوچھا کہ کام کے دوران کھانا کون دے گا؟" یہودی نے کہا۔ "جس اللہ پر بھروسہ کر کے تم گھر سے نکلے ہو وہی دے گا۔"

فضیل چپ ہو گئے اور کام کرنا شروع کر دیا۔ کام کرنے سے آپ کی عبادت میں خرقا آنے لگا جس کا آپ کو بہت دکھ ہوا۔ آپ نے خدا سے دعا کی کہ اے خدا مجھے تیرے دربار کی غیر حاضری کا بڑا دکھ ہے مگر تو جانتا ہے کہ میں یہ سب کچھ تیری رضا کے لئے کر رہا ہوں کیونکہ ادائیگی قرض بہت ضروری ہے۔

آپ کام کرتے رہے یہاں تک کہ پچھلے پہر رات سخت آندھی چلی کہ کھڑا ہونا مشکل ہو گیا۔ آپ دعا کرنے لگے مگر طوفان تیز ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ صبح جب یہودی وہاں پہنچا تو ٹیلہ منتقل ہو چکا تھا۔ آپ نے اس کی طرف معافی طلب نظروں سے دیکھا۔ مگر اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ کام تو ہوا نے کیا ہے اس سے لوٹ مار کا سامان تو معاف ہو سکتا ہے مگر قرضہ ابھی واجب الادا ہے۔ پھر فضیل نے جواب دیا کہ میں تمہارے گھر آجاؤں گا۔ یہودی بہت گھبرایا اسے اس تنبیہ سے وحشت ہونے لگی۔ یہودی کے منع کرنے کے باوجود فضیل اس کے گھر کے سامنے بیٹھ گئے کہ جب تک معاف نہیں کرو گے نہیں جاؤں گا اور لوگ ایک بار پھر یہودی کو لعن طعن کرنے لگے یہودی جلد حاضر ہو گیا۔ اس نے فضیل سے کہا۔ "جاؤ اندر طاقچے پر اشرفیوں کی ایک تھیلی رکھی ہے وہ اٹھا کر لاؤ اور مجھے دے دو۔ اس طرح میری قسم بھی پوری ہو جائے گی اور تمہاری طرف سے ادائیگی بھی ہو جائے گی۔"

فضیل اندر گئے اور بسم اللہ پڑھ کر تھیلی اٹھا لائے اور یہودی کے ہاتھ پر رکھ دی اور کہا کہ میں شکر گزار ہوں کہ تم نے میری خاطر سب کچھ کیا۔ تمہارے اس احسان کا بدلہ چکایا ہی نہیں جا سکتا۔"

یہودی نے تھیلی کا منہ کھولا تو اس میں سے اشرفیاں اُبل پڑیں۔ اس نے اشرفیاں سمیٹ لیں تو فضیل نے درخواست کی کہ اب معاف کر دو! یہودی نے کہا کہ "اب بھی معاف نہیں کروں گا۔ البتہ ایک شرط ہے!"

فضیل نے حیران ہو کر پوچھا۔ "وہ کیا؟"

یہودی نے کہا۔ "جب تک تم مجھے مسلمان نہیں بنا لیتے اس وقت تک معاف نہیں کروں گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضیل نے وجہ پوچھی تو یہودی بولا۔
"ایک تو ٹیلے کا ادھر سے ادھر ہو جانا۔
اور دوسرا میں نے تھیلی میں ریت بھری مگر وہ
اشرفیاں بن گئیں۔ میں نے پڑھا ہے کہ اگر کوئی
صادق حق کو ہاتھ لگا دے تو وہ سونا بن جاتی
ہے۔" چنانچہ یہودی مسلمان ہو گیا اور فضیل
کو معاف کر دیا۔
(امۃ النصیر شہناز۔ منگرٹیل ضلع سرگودھا)

●

مثنوی میں ایک بہرے کی حکایت لکھی
ہے کہ وہ کسی بیمار کی عیادت کو گیا اور خود ہی تجویز
کر لیا کہ پہلے مزاج پوچھوں گا۔ وہ کہے گا۔ اچھا
ہے۔ میں کہوں گا۔ "الحمدللہ!"
پھر میں پوچھوں گا۔ آپ کیا کھاتے ہیں؟ تو
وہ چونکہ بیمار ہے اس لئے یہی کہے گا کہ مونگ کی دال
کھاتا ہوں۔ میں کہوں گا۔ بہت اچھا!" اور پھر
پوچھوں گا۔ طبیب کون ہے؟ وہ کہے گا کہ فلاں
ہے تو میں کہوں گا۔ "خوب ہے۔ دست شفا ہے"
لیکن جب وہاں گئے تو:۔
بہرہ (مریض سے) "آپ کا مزاج کیسا ہے؟"
مریض "میں مر رہا ہوں!"
بہرہ: "الحمدللہ!"
بہرہ: (مریض سے) "آپ کی غذا کیا ہے؟"
مریض: "خون جگر"
بہرہ: "بہت اچھی غذا ہے"
بہرہ: (مریض سے) "طبیب کون ہے؟"
مریض: "ملک الموت!"
بہرہ: "طبیب اچھا ہے۔ دست شفا ہے۔"
(لطیفات جلد سوم صفحہ ۲۱)
(تعیم احمد طارق شاہین منزل ربوہ)

●

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

- جھوٹی اور فضول قسمیں مت کھاؤ!
- تیکھیوں میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرو!
- نمازیں پابندی سے ادا کرو!

چنے سفید۔ چنری اور مرچ کنری کی
خرید و فروخت کے سلسلہ میں
ہماری خدمات حاصل کریں
الصاف کمپنی
پرانی غلہ منڈی۔ لائلپور
فون نمبر ۹۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبرنامہ تشحیذ

★- انتظار

ایک چینی خانقاہ میں ۱۴۰۰ سال سے ایک شخص کا انتظار کیا جارہا ہے۔ اس کے لئے ایک آرام دہ بستر موجود ہے جس کی چادر روز بدلی جاتی ہے اور اس کمرے کی بلاناغہ صفائی ہوتی ہے جس میں وہ آکر ٹھہرے گا۔ اس انتظار کی وجہ یہ ہے کہ آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے یانگ چو کی اس تاریخی خانقاہ میں ایک چینی راہب پادری نے دم توڑتے ہوئے کہا تھا۔

"میں واپس آؤں گا۔"

یہ جملہ اس کے پیروکاروں میں نسل در نسل منتقل ہوتا رہا ہے اور وہ اب بھی اس کے منتظر ہیں۔

(عبد الباسط شاہد۔ کنری)

★

★- صناعت

انسان اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر اور کامیاب سے کامیاب تر بنانے کے لئے کائنات حیات کے لبسیط میدانوں میں ہزاروں سال سے سرگرم عمل اور مصروف جدوجہد ہے۔ دنیا میں بسنے والی مختلف قومیں ہمیشہ ترقی کی منزلوں سے گزرتی رہی ہیں۔ اسی طرح انھوں نے تہذیب و تمدن کے آثار میں جس قدر اضافہ کیا وہ اظہر من الشمس ہے زمانہ قبل تاریخ سے موجودہ ایٹمی دور تک مختلف موضوعات علم و ادب، صنعت و حرفت معاشیات و اقتصادیات، زراعت و سائنس پر معلومات کا سرمایہ بہم پہنچا ہے۔ وہ سو دو سو یا دس نہیں بلکہ ہزارہا برس کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ تاریخی چٹانوں کے حاشیے پر لکھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھولے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم زمانہ حال کی کسی چیز کو دیکھ کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ چیز عہدِ ماضی میں کب اور کس طرح عالمِ وجود میں آئی۔ اور استاد زمانہ کے ساتھ ساتھ کن مراحل سے گزری۔ اس اصول کی پشت میں اگر کاغذ کے بارے میں غور کیا جائے تو ہم کو تاریخی مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کاغذ پہلے پہل اہلِ چین نے ۱۰۵ء میں ایجاد کیا اور اس ایجاد کو انھوں نے صدیوں تک پردۂ راز میں رکھا یہاں تک کہ کوریا کے ملحقہ علاقوں میں رہنے والے بھی اس ایجاد سے بالکل بے خبر رہے۔

ساتویں صدی کے آغاز میں اہلِ کوریا کے ذریعہ جاپان اس صنعت سے بہرہ ور ہوئے یہاں تک مغرب کا تعلق ہے مسلمانوں نے کاغذ ۷۵۱ء میں سمرقند میں بنایا۔ اس کے دو سال بعد بغداد میں تیار ہوا اور دسویں صدی عیسوی میں مصر اس صنعت سے بہرہ یاب ہوا۔ بحیرۂ روم کے راستے سے یہ صنعت پہلے مراکش اور پھر مسلمانوں کے دورِ حکومت میں اور مسلمانوں کی وساطت سے اسپین میں پہنچی۔ یورپ کو کاغذ بنانے کی سعادت بارھویں صدی کے نصف میں حاصل ہوئی۔

البتہ کے باشندے اس صنعت سے تیرھویں صدی کے اختتام سے تقریباً پچیس برس پہلے متمتع ہوئے۔ اہلِ فرانس کو یہ ہنر چودھویں صدی کے نصف میں آیا۔

جرمنی میں کاغذ کا پہلا کارخانہ ۱۳۹۰ء میں قائم ہوا۔ پولینڈ اور آسٹریا میں اس صنعت کا آغاز پندرھویں صدی کے اختتام سے چند سال پیشتر ہوا۔ روس کو ۱۵۵۷ء میں مشہور مقولہ ہے کہ "ضرورت ایجاد کی ماں ہے"۔ اگر ہم اس مقولہ پر تحقیقی نظر ڈالیں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کاغذ کی ایجاد کا سبب فنِ تحریر ہے جو چین میں کاغذ کی ایجاد سے صدیوں پہلے عالمِ وجود میں آچکا تھا۔ چونکہ اس وقت کاغذ جیسی نعمت سے یہاں کے انسان بالکل ناواقف تھا۔ اس لئے دنیا کے طول و عرض میں بسنے والے ابتدا سے فنِ تحریر کو بروئے کار لانے کے لئے مختلف چیزیں استعمال کیا کرتے تھے۔

ہر قسم کا سامان سائنسی و طبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الاسلامیہ سائنٹیفک ایجنسی

کمپنی روڈ۔ لاہور

کوپا در کھیں: فون نمبر ۶۲۵۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چینی۔ ریشم کی پٹیاں۔ چوڑی ہڈیاں۔ بالتی کے چوڑے ٹکڑے اور درختوں کی ٹہنیاں کام میں لایا کرتے تھے۔ پیرو کے قدیم باشندے ایک قسم کی چھال کی ڈوریوں میں چھتوں کے الٹ پھیر سے مختلف نوعیت کے اہم واقعات کو یاد رکھتے تھے پھندے کی ہر شکل ایک خاص واقعہ کی علامت یا نشان تصور کی جاتی تھی۔ امریکن ہندی اپنے اپنے قبیلے کی تاریخ معلوم رکھنے کے لئے۔ ہرن کی کھال کی پٹیاں استعمال کرتے تھے۔ جنہیں بولٹوں سے آراستہ کیا جاتا تھا۔ ہر بولٹا کسی اہم واقعہ کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ آسٹریلیا کے نیم وحشی درخت کی ٹہنیوں دھاردار لوہے اور سیپ کے تیز کنارے سے نشان بنا کر اپنے اس مقصد سے عہدہ برا ہوا کرتے تھے۔ المختصر، سمیری، مصری، قبطی، چینی، امریکی، غرضیکہ ہر قدیم خطہ کی بنیاد کم و بیش تصویروں پر رکھی گئی تھی۔ جن کے نمونے آج بھی دنیا کے مختلف شہروں آثار قدیمہ میں محفوظ ہیں اور ہمیں دعوت غور و فکر دیتے ہیں۔ ان تاریخی حقائق کو سامنے رکھ کر ہر شخص آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ کاغذ نے ہمیں کیسی کیسی عبرآزما مشکلات سے بچا لیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ جو آسانیاں پیدا کر دی ہیں ان کا احاطہ کرنا آسان نہیں۔

(جناب چوہدری عبدالرب صاحب نیرت شیخوپورہ)

★

(۳) بدظنی مت کرو!

بقیہ "ایک تھے استاد" صفحہ ۱۴ سے آگے

عمدہ پروگرام اگر مرتب کیا جائے تو روزانہ تھوڑا وقت ہی کافی ہوتا ہے۔

اچھے منتظم اطفال کا فرض ہے کہ وہ اپنے حلقے کے مربی صاحب اطفال سے گہرا رابطہ رکھے کیونکہ وہ بہت سی باتوں میں اپنے تجربہ کی بناء پر منتظم اطفال کو قیمتی مشوروں سے نواز سکتے ہیں

مربی اطفال دراصل والدین کی نمائندگی کرتے ہیں اور اصل تربیت انہیں کے ہاتھ میں ہوتی ہے اس لئے منتظم اطفال کو اپنے پروگرام کے بارہ میں مربی صاحب سے رابطہ رکھنا بہت ہی مفید ہوتا ہے۔

منتظم اطفال کے بہت سے فرائض میں سے ایک اہم فرض اجلاس کا انعقاد ہے کیونکہ اطفال کی تربیت کا ایک حصہ اجلاس کے ذریعہ پورا ہوتا ہے۔ اجلاس کے دوران اطفال کو مؤدب ہو کر سنجیدگی سے اپنے آپ پر قابو پا کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ مقرر کی باتیں سننا پڑتی ہیں اور چھوٹا سے اپنے آپ کو باز رکھنا ہوتا ہے۔ اس طرح سے اصلاح نفس کا بڑا اچھا موقع میسر آتا ہے

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

- امام جو حکم دے وہی کرو!
- ہر مسلمان کی خیر خواہی کرو! (۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

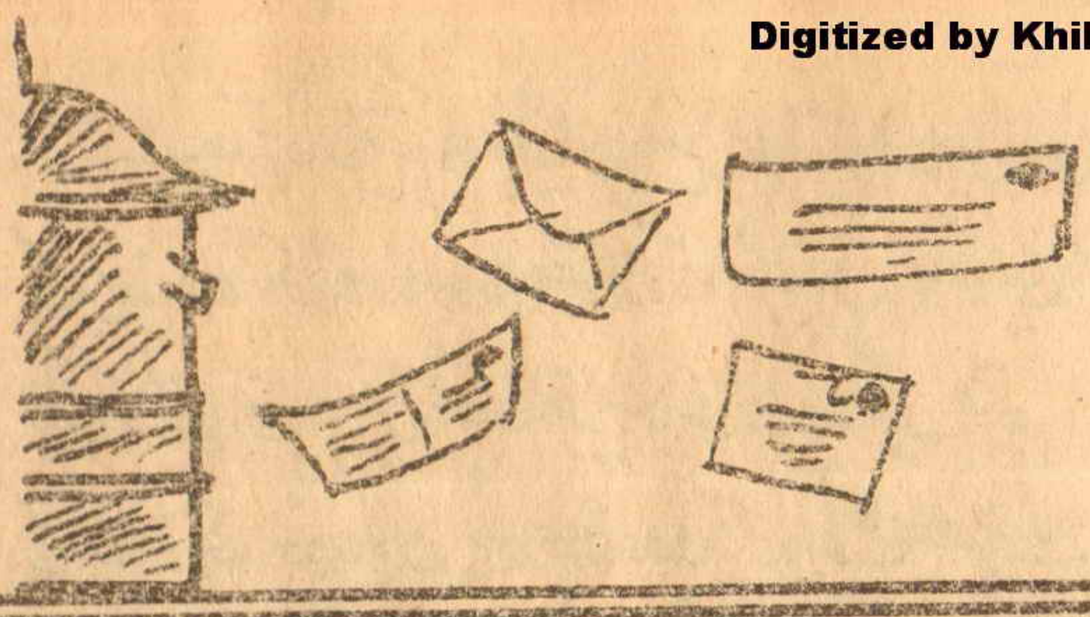

بزمِ تشحیذ

بھائی جان! تشحیذ ملا۔ کھولتے ہی بہار کی آمد کا گمان ہوا۔ جیسے رنگ برنگے خوب صورت پھول تشحیذ ہی میں دیئے ہوں۔ یہ ایک ایسا رسالہ ہے جسے بچوں کے علاوہ بڑے بھی بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ ہر دفعہ ہی اس عظیم رسالہ میں کچھ نہ کچھ بھیجنے کی خواہش ضرور ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے جس مقصد کے لئے تشحیذ کا اجراء کیا تھا وہ مقصد حسین پورا ہو رہا ہے اور حضورؓ کی خواہش پایہ تکمیل تک پہنچتی نظر آ رہی ہے۔ ماشاء اللہ

خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمارے رسالے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ اور اس کا ہر قدم ترقی کی جانب ہو۔ (ناصرہ بشیر۔ ڈرگ روڈ۔ کراچی)

مکرمی بھائی جان! اس مجلس کے اطفال بفضلہٖ خدا اب تشحیذ میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں اور لطائف اور مضامین لکھ رہے ہیں۔ آئندہ ماہ سے کم از کم دس تشحیذ زیادہ منگوایا کریں گے۔ (انشاء اللہ)

(رشید شمسی الحق ایاز۔ ناظم اطفال غربی آباد کراچی)

محترم ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ تشحیذ الاذہان ایک پیارا رسالہ ہے جسے نہ صرف بچے بلکہ بڑے بھی شوق سے پڑھتے ہیں۔ آپ کی کوششوں سے یہ رسالہ بہت ہی دلچسپ ہو گیا ہے اس میں معلوماتی کہانیاں اور معلومات اور اچھے لطیفے ہوتے ہیں جو سب بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔

(وجاہت السلام باجوہ۔ ۱۴ جنوبی)

مکرمی ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! ماہ اپریل کا ایمان افروز پرچہ ملا۔ پڑھ کر روح تک خوشی سے جھوم گئی۔ "ملاپ" پڑھ کر میں بے اختیار خدائے عزوجل کے آگے سجدہ شکر بجا لائی۔ لطائف مزیدار تھے اور معموں کا سلسلہ بہت دلچسپ۔ اس مرتبہ تصویر احجر نجم کے لطیفہ نے طبیعت مکدر کر دی۔ کیونکہ چند دن پیشتر رسالے میں پڑھ چکی تھی میری ناچیز رائے میں اگر آپ سوال و جواب کا کالم شروع کر دیں تو بہتر ہوگا کیونکہ اکثر بہت سے سوال ذہن میں بری طرح کلبلاتے ہیں اور تسلی بخش جواب نہیں ملتا۔

(قدسیہ نور خدیجی۔ حجرہ شاہ مقیم ضلع ساہیوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم ادیب

شریر لڑکا

حامد ایک شریر لڑکا تھا وہ کلاس میں ہر روز نئی شرارت کرتا۔ ماسٹر صاحب اور تمام لڑکے اس کی نت نئی شرارتوں سے تنگ تھے وہ کبھی تو کھڑکیوں کے شیشے توڑ ڈالتا اور کبھی لڑکوں سے چھیڑ چھاڑ میں مشغول رہتا۔ اسے کسی پہلو چین نہ آتا تھا۔ ایک دن اسکول سے چھٹی کے بعد وہ اپنی امی جان سے اجازت لئے بغیر غلیل لے کر چڑیوں کا شکار کرنے قریبی جنگل میں چلا گیا۔ اس نے بہت سی چڑیوں کو موت کا نشانہ بنایا بے چاری چڑیاں نشانہ لگنے سے گر پڑتیں اور تڑپ تڑپ کر مر جاتیں لیکن حامد کو ان پر ذرہ بھر ترس نہ آتا بلکہ انہیں گرتے اور تڑپتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتا۔ اچانک اسے ایک نہایت خوبصورت چڑیا نظر آئی۔ حامد نے غلیل سے اسے نشانہ مارا لیکن چڑیا پھر سے اڑ کر دوسرے درخت پر بیٹھ گئی۔ حامد کا نشانہ خطا تھا اس نے پھر نشانہ بنانا چاہا لیکن چڑیا وہاں سے اڑ کر دوسرے درخت پر جا بیٹھی۔ حامد نے بار بار اسے اڑانے کی کوشش کی مگر چڑیا ہر بار پھر سے اڑ جاتی۔ اس طرح وہ اسی چڑیا کا پیچھا کرتا ہوا بہت دور نکل گیا اب اسے بھوک اور پیاس نے بہت تنگ کیا۔ اس نے واپس گھر آنے کے بارہ میں سوچا لیکن اب تو گھر سے بہت دور نکل چکا تھا اور اپنا رستہ بھی بھول چکا تھا۔ اس پر وہ اسے بڑی فکر لاحق ہوئی کہ وہ گھر کیسے جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امی جان اس کا انتظار کر رہی ہوں گی۔ آخر حامد ایک راستے پر چل پڑا وہ چلتے چلتے تھک گیا تو ایک درخت کے نیچے آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا۔ شدید تھکاوٹ کی وجہ سے اسے جلد ہی نیند آ گئی۔ اتفاقاً وہاں سے ایک کتا گزرا اس نے حامد کو کاٹ کھایا۔ حامد تڑپ کر اُٹھ بیٹھا اور چیخیں مارنے لگا لیکن کتے نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ آخر حامد ایک درخت پر چڑھ گیا تھوڑی دیر بعد کتا تو چلا گیا لیکن حامد کو ایک طرف تو بھوک اور پیاس تنگ کر رہی تھی اور دوسری طرف کتے کے کاٹنے کی وجہ سے شدید تکلیف تھی اور پھر شام کا اندھیرا بھی ہر طرف چھا رہا تھا۔ اتفاقاً وہاں سے ایک لکڑہارا لکڑیاں اٹھائے گھر جا رہا تھا اس نے حامد کو چیخیں مارتے دیکھا تو اس کی پوری کہانی سنی اور اسے اپنے ساتھ شہر لے آیا اور حامد کو اس کے گھر تک چھوڑ آیا۔ حامد کو کتے نے اتنا کاٹ لیا تھا کہ وہ پورا ایک سال بستر پر پڑا رہا اور بیماری کی وجہ سے اس کی ایک سال کی پڑھائی بھی ضائع ہو گئی۔ دوستو اور آج کا دن۔ حامد نے پھر کبھی بھی پرندوں کو نہیں ستایا اور نہ ہی اپنی امی سے اجازت لئے بغیر کبھی گھر سے باہر نکلا۔ اب اس نے اپنے اندر خاطر تبدیلی پیدا کر لی ہے اور والدین کا فرمانبردار اور نیک بچہ بن گیا ہے۔

(عبدالرؤف جاوید
ثمود الدیاد)

○

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضؓ

آپ ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام عامر۔ کنیت ابوعبیدہ اور باپ کا نام عبداللہ بن الجراح تھا۔ باپ کی بجائے اپنے دادا کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امین الامت کا لقب دیا۔ آپ ان دس خوش قسمت صحابہؓ میں سے تھے جنہیں اسی دنیا میں جنت کی بشارت دی گئی تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت آپ نے ہجرتِ حبشہ کی اور پھر حضورؐ کے حکم کے ماتحت مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ مدینہ میں آپ کی مواخاتِ حضرت سعد بن معاذ کے ساتھ قائم ہوئی۔

کفر و اسلام کے درمیان سب سے پہلی جنگ جنگِ بدر کے موقعہ پر آپ کے والد کفار کی طرف سے لڑ رہے تھے۔ جنگ کے دوران آپ کے والد نے آپ پر ایک بھرپور وار کیا مگر آپ بچ گئے اور پھر آپ نے اسلامی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے باپ پر تلوار کا ایسا وار کیا کہ اس کی گردن تن سے جدا ہو گئی۔ اور یوں آپ اسلام کے مقابلہ میں اپنے باپ کے خونی رشتہ کو بھی خاطر میں نہ لائے اور بے نظیر صبر و استقامت اور حمیت دینی کا مظاہرہ کیا۔

جنگ اُحد کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے جسم مبارک میں زرہ کی دو کڑیاں چبھ گئی تھیں چنانچہ آپ نے یہ دونوں کڑیاں اپنے دانتوں سے کھینچ کر نکالیں جس سے آپ کے اگلے دو دانت شہید ہو گئے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد میں حاضر رہے

آپؓ نے ۱۸ھ میں طاعون کی وجہ سے شہادت پائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین!)

(ظفر محمود خالد۔ ربوہ)

مینارِ پاکستان

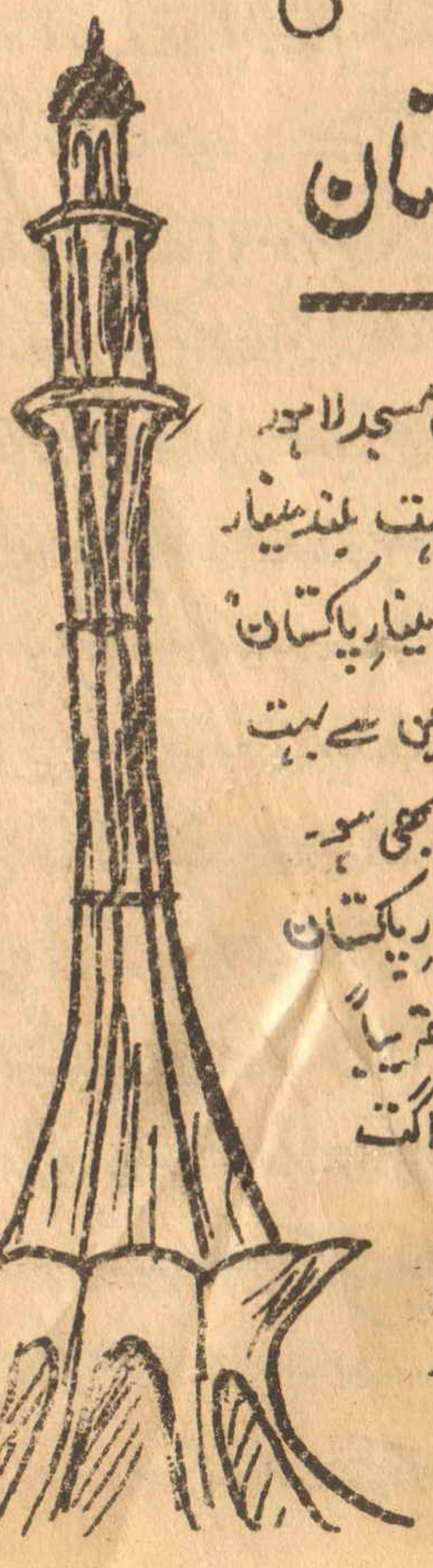

بادشاہی مسجد لاہور کے پاس ایک بہت بلند مینار ہے۔ جس کا نام "مینارِ پاکستان" ہے۔ شاید آپ میں سے بہت ساروں نے دیکھا بھی ہو۔

یادگار مینارِ پاکستان ۱۱۶۔ ایکڑ رقبہ پر تقریباً ۶۵ لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل کیا گیا۔ یہ بالکل اسی جگہ تعمیر کیا گیا ہے جہاں ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قرار دادِ پاکستان منظور ہوئی تھی۔ اس کا ڈیزائن ماہر تعمیرات نصیر الدین مراد خاں نے بنایا ہے۔ مینارِ پاکستان پر قائداعظم محمد علی جناح کی تقریروں کے اقتباسات اور خدائے بزرگ و برتر کے ننانوے نام بھی کندہ کئے گئے ہیں۔ نیز قرار دادِ پاکستان (جسے قرار دادِ لاہور بھی کہتے ہیں) قرار داد دہلی اور قومی ترانہ (اردو اور بنگلہ میں) اور ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو قائداعظم محمد علی جناح نے جو تقریر کی تھی اس کا اقتباس بھی ایک جگہ درج کیا گیا ہے۔ جس میں قائداعظم نے فرمایا تھا کہ اپنا فرض بجالاتے رہو۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو ختم نہیں کر سکتی یہ ہمیشہ رہنے کے لئے قائم ہوا ہے۔ مینارِ پاکستان کے ایک طرف شاعرِ مشرق علامہ اقبال کی نظم "خودی کا سرِ نہاں لا الٰہ الا اللہ" تحریر ہے۔ یادگار کے نچلے حصے میں سنگِ مرمر کے کھوروں سے پتھر بھی لگائے گئے ہیں اور اوپر کے حصے میں نرم اور ملائم پتھر لگائے گئے ہیں۔

مینارِ پاکستان ایک سو چھیانوے فٹ ۶۔ انچ بلند ہے اس مینار پر چڑھنے کیلئے ۲۰۴ سیڑھیاں تعمیر کی گئی ہیں۔ ان کے ساتھ ہی لفٹ بھی لگا دی گئی ہے۔ مینار کی چھت پر ۶۲ فٹ اونچا اسٹین لیس سٹیل کا گنبد بھی بنایا گیا ہے۔

مینارِ پاکستان ہماری آزادی کا نشان ہے۔ ہماری ہمت اور محنت کا جیتا جاگتا ثبوت۔ خدا تعالیٰ پاکستان اور مینار کو ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین!

(نعیم احمد طارق۔ شاہین منزل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاق کی فتح

عبدالرحمان سوم ایک قابل حکمران تھا جس نے قرطبہ سے باہر قصرِ زہرا نامی مشہور محل بنوایا تھا۔ اس کے زمانے میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ لیوّن کا سرکش عیسائی حکمران ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کا مطیع اور فرماں بردار بن گیا۔ کہتے ہیں کہ لیوّن

کا بادشاہ سینکو انتہائی کاہل اور عیش پسند تھا اسے سلطنت کے کاموں سے ذرا بھی لگاؤ نہ تھا۔ وہ رات دن محل میں پڑا سوتا یا کھاتا رہتا تھا۔ کسی چیز سے دلچسپی تھی تو اس کے کھانے میں کمی

باورچی نوکر تھے۔ جو دن رات اس کے لئے طرح طرح کے کھانے پکانے میں مصروف رہتے تھے۔ کھانا اسقدر ہوتا تھا کہ دسترخوان پر کئی کئی آدمیوں کا کھانا چنا جاتا اور وہ اکیلا چٹ کر جاتا۔

اتنا زیادہ کھانے اور قطعی ورزش نہ کرنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ سینکو بے حد موٹا ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس کے لئے چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا۔ شروع شروع میں تو وہ لوگوں کے سہارے سے گھوڑے پر سوار ہوتا تھا لیکن پھر تو یہاں تک نوبت پہنچی کہ جب کبھی ضرورت اس کی بغلوں میں ہاتھ دے کر اسے سہارا دیتے تو وہ اٹھ کر دو چار قدم چل سکتا۔ لیکن دو چار قدم چل کر اس طرح ہانپنے لگتا جیسے کوئی بڑا لمبا سفر طے کر کے آیا ہو۔ موٹاپے نے اسے بالکل سلطنت کے کاموں کے قابل نہ رکھا اور اس کی رعایا اس سے نفرت کرنے لگی۔ جب کبھی سال چھ مہینے میں وہ پالکی پر بیٹھ کر بازاروں میں سے گزرتا تو لوگ اس پر طرح طرح کی پھبتیاں کستے اور اس کا مذاق اڑاتے۔ ہنستے ہوئے یہ نفرت اتنی بڑھی کہ لوگوں میں سینکو کو تخت سے اتارنے کی سازشیں ہونے لگیں۔ بادشاہ کو ان باتوں کا علم ہوتا رہتا تھا وہ اپنے موٹاپے سے اتنا عاجز آ گیا تھا کہ اس کے علاج پر بڑی سے بڑی رقم خرچ کرنے پر آمادہ تھا اس نے بہت سے علاج کئے۔ لیکن ان میں سے ایک بھی کارگر ثابت نہ ہوا۔ اور ایک دن ان ساری باتوں کا انجام یہ ہوا کہ ریاست کے لوگوں نے سینکو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو تخت سے اتار دیا۔

لیون سے کچھ فاصلے پر نوارنام کی ریاست تھی وہاں سینکو کا چچا حکومت کرتا تھا۔ جب رعایا نے سینکو کو تخت سے اتار دیا تو وہ سیدھا اپنے چچا کے پاس پہنچا۔ اس کی دادی ملکہ تھیوڈا بھی وہیں رہتی تھی۔ اس نے جب پوتے کی یہ حالت دیکھی تو اسے اس کا بچپن یاد آ گیا۔ ریاست میں جتنے قابل طبیب تھے سب کو دربار میں طلب کیا اور بڑے سے بڑے انعام کا وعدہ کر کے سب سے سینکو کا علاج کرنے کی فرمائش کی۔ طبیبوں نے اپنے علم اور لیاقت کے مطابق اس کا علاج کیا لیکن اس کا موٹاپا کسی طرح کم نہ ہوا۔

آخر ایک دن کسی صاحب نے ملکہ سے کہا "اگر آپ واقعی چاہتی ہیں کہ شہزادے کا مرض جاتا رہے تو شرطیہ کے طبیبوں سے رجوع کیجئے۔"

دوسرے درباریوں نے اس بات کی تائید کی اور ملکہ کو بھی یہ بات بہت پسند آئی لیکن مشکل یہ تھی کہ نوار اور لیون کے بادشاہ کئی مرتبہ مسلمانوں سے لڑ چکے تھے اور ایسے کام کے لئے دشمن سے کام لینا بڑا عجیب معلوم ہوتا تھا۔

کئی دن تک آپس میں مشورے ہوتے رہے بالآخر یہ طے ہوا کہ مسلمان بادشاہ کے پاس سفیر بھیج کر اس سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے طبیبوں سے سینکو کا علاج کروا دے۔ یہ زمانہ عبدالرحمان سوم کا تھا۔ عیسائی بادشاہ کا سفیر عبدالرحمان کے دربار میں پہنچا تو اس نے کہا:۔

"ہمارے طبیب خوشی سے سینکو کا علاج کریں گے لیکن شرط یہ ہے کہ ملکہ تھیوڈا اور نوار کا بادشاہ سینکو کو لے کر خود قرطبہ آئیں۔"

ملکہ نے عبدالرحمن کی یہ شرط منظور کر لی اور اپنے بیٹے اور پوتے کو لے کر قرطبہ پہنچ گئی۔

عبدالرحمان نے اپنے حاکموں کو حکم دے رکھا تھا کہ ملکہ تھیوڈا اور ان کے ساتھی جن راستوں سے گزریں ان کا شاہانہ استقبال کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ مہمان قرطبہ پہنچے تو کئی دن تک ان کی ویسی ہی خاطر تواضع کی گئی۔ جیسے بادشاہوں کی کی جاتی ہے۔ جب مہمان کئی دن آرام کر چکے تو عبدالرحمن کے دربار میں گئے۔ قیصر روما کی شان دیکھ کر ان پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ سینکو دربار میں پہنچتے ہی تھر تھر کانپنے لگا۔ لیکن عبدالرحمن ان سب کے ساتھ ایسی مہربانی اور اعلیٰ اخلاق سے پیش آیا کہ جلد ہی ان کا خوف دور ہو گیا اور وہ مسلمانوں کے اخلاق سے بہت متاثر ہوئے۔

شاہی طبیبوں نے سینکو کا علاج کیا وہ تھوڑے ہی دنوں میں ٹھیک ہو گیا۔ اچھا ہو کر وہ اپنی ریاست میں واپس گیا تو اس کی رعایا بہت خوش ہوئی اور اسے پھر اس کا تاج و تخت اسے واپس دے دیا۔ سینکو پر عبدالرحمن کے حسن سلوک کا اتنا اثر ہوا کہ اس نے اپنی ریاست کے دس قلعے مسلمانوں کو دے دیئے اور ہمیشہ کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سے صلح کرلی اور جو کام مدتوں کی جنگ اور خون ریزی سے پورا نہ ہوا تھا وہ عبدالرحمٰن کے حسنِ سلوک نے پورا کر دیا۔

(منیر احمد زاہد۔ ٹاہلی ضلع تھرپارکر)

خوب پیسے

طارق میاں ساتھ والے کمرے میں بیٹھے ہوئے چھوٹوں پر رعب ڈال رہے تھے۔

"دیکھو عالیہ! تم دیر سے آئی ہو اس لئے

فوراً مرغابن جاؤ ——— ! ظہیر دیکھو! تم نے گھر کا کام نہیں کیا۔ اِدھر میرے پاس آؤ۔"

اور پھر دو تین چانٹوں کی آواز آئی۔

اِدھر عالیہ مرغا بنی چلا رہی تھی۔ شاید اس کی بھی تواضع ہو رہی تھی۔

بات یہ ہوئی کہ طارق میاں جن کی عمر بمشکل ۱۲ سال کی ہوگی۔ عالیہ، ظہیر اور ثمر کو بٹھا کر کہنے لگے کہ "دیکھو میں تمہارا ماسٹر بنوں گا اور تم میرے شاگرد۔ اسی طرح ہم سب ایک کھیل کھیلیں گے" لیکن ان بے چاروں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ سچ مچ کے ماسٹر بن جائیں گے۔

خیر! اس وقت ہم بیٹھے ہوئے یہ سوچ رہے تھے کہ طارق میاں کو ان کی چالاکی کی سزا کیسے دینی چاہیئے۔ سوچتے سوچتے ایک ترکیب ذہن میں آئی۔ ہم اٹھ کر اس کمرے میں گئے جہاں طارق میاں کے شاگرد بیٹھے اپنی قسمت کو رو رہے تھے۔ ہم اکڑتے ہوئے طارق میاں کی کرسی کے قریب جا کر کھڑے ہو گئے اور کڑک کر کہا۔

"انسپکٹر صاحب آئے ہیں!"

طارق میاں بھی کافی تیز تھے۔ سمجھ گئے کہ معاملہ کچھ گڑبڑ ہے کہنے لگے۔

"آیئے آیئے انسپکٹر صاحب!"

اور کرسی خالی کر دی۔ ہم بڑی شان سے اکڑتے ہوئے بیٹھ گئے اور عالیہ سے پوچھا۔ "چھ ضرب چھ (۶×۶) کتنے ہوتے ہیں؟"

عالیہ کو کیا پتہ کہ یہ کیا بلا ہے۔ ہم نے ماسٹر صاحب سے گرج کر کہا۔ کہ "یہ آپ کا حال ہے کہ کلاس کو آتا جاتا کچھ بھی نہیں اور آپ سارا سارا دن انہیں پیٹتے رہتے ہیں۔"

یہ کہتے ہوئے طارق میاں کو وہ بے بھاؤ کی لگائیں کہ سب ماسٹری بھول گئے۔ عجیب عجیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آوازیں نکال کر رونے لگے۔ عالیہ۔ ظہیر اور قمر نے جو طارق میاں کی یہ گت بنتے دیکھی تو باہر کی طرف یہ کہتے ہوئے بھاگے کہ "ماسٹر صاحب کی خوب پٹائی ہوئی۔"

اتنی دیر میں ہم بھی امّی کے ڈر سے باہر نکل گئے تھے کہ کہیں ہماری بھی پٹائی نہ ہو جائے۔

اس واقعہ کے بعد طارق میاں آئندہ کبھی بچوں سے اس طرح پیش نہ آئے۔ بچّے! ہمیں اس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ اپنے سے چھوٹوں کے ساتھ شفقت، پیار اور محبت سے پیش آنا چاہیئے۔

(سلام محمود نصر۔ نہم الف۔ کراچی)

نیا عزم

"آج آخری دن ہے۔ آج مجھے اپنا فیصلہ پیش کرنا ہوگا۔" امجد نے پریشانی سے سوچا

امجد حسن فرم میں ملازم تھا اسی فرم میں نذیر احمد ملازمت کرتا تھا۔ نذیر احمد امجد کو اکثر پراسرار انسان معلوم ہوتا تھا لیکن امجد نے اپنے دل میں کسی قسم کا وہم داخل نہ ہونے دیا۔

ایک دن شام کو نذیر احمد نے امجد کو اپنے گھر بلایا اور بتایا کہ "میں تجارت کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی میرے ساتھ شریک ہو جاؤ"

"کیسی تجارت؟" امجد نے پوچھا

مگر نذیر احمد ٹالنے لگا۔ امجد کے زیادہ استفسار پر نذیر احمد نے بتایا کہ وہ ملک کی سستی اشیاء بیرونِ ملک چوری چھپے جا کر فروخت کر دیتے ہیں۔"

"تجارت ——— ؟ یہ تو اسمگلنگ ہے" امجد نے سوچا۔ اور اس کے ساتھ اس کا پورا وجود لرز اٹھا ———

امجد کو خاموش دیکھ کر نذیر احمد نے کہا کہ "میں پرسوں تک تمہارے جواب کا منتظر رہوں گا"

اور آج آخری دن تھا اور امجد مسلسل سوچ رہا تھا کہ کیا وہ مادرِ وطن سے غداری کرے گا؟ کیا وہ ملک کی دولت باہر جانے دیگا؟

"نہیں نہیں ———!"

اچانک امجد ایک نئے عزم سے کھڑا ہو گیا۔ "میں ایسا کبھی نہیں کروں گا نہ ایسا ہونے دوں گا۔ میں مادرِ وطن سے غداری نہیں کروں گا۔ میں ہرگز اپنے ملک کی دولت غیروں کے ہاتھوں میں نہیں دوں گا ——— میں اس دھرتی کی ہمیشہ حفاظت کروں گا جس نے مجھے جنم دیا ہے میں اس کی حفاظت کی خاطر اپنے خون کا آخری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قطرہ تک بہا دوں گا ——————"

اور اگلے ہی لمحے وہ نزدیکی تھانہ کی طرف جا رہا تھا۔ تھانے پہنچ کر اس نے پولیس انسپکٹر کو ساری روداد سنائی۔ پولیس انسپکٹر کی ایک بھاری جمعیت نے احمد کی نشاندہی پر نذیر احمد کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور نذیر احمد کو گرفتار

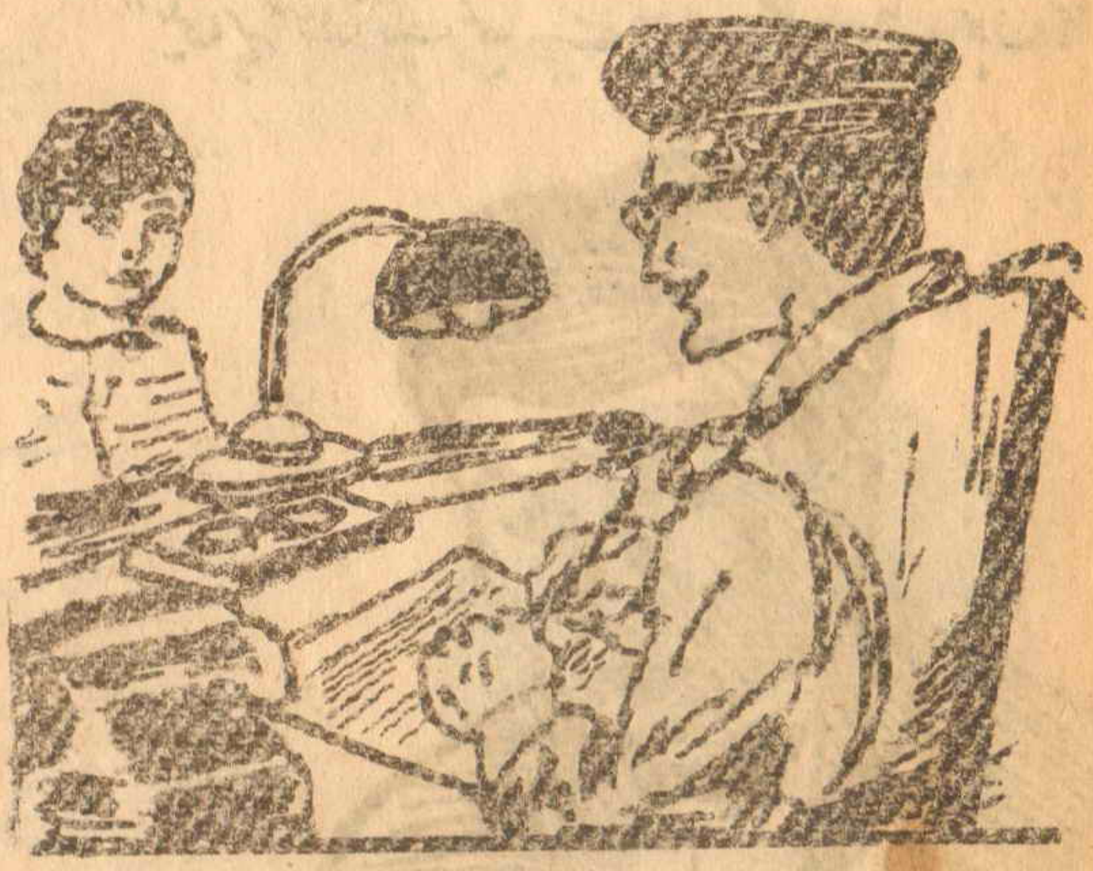

کر لیا۔ ملزم نے انکشاف، اس کے کچھ اور ساتھی بھی گرفتار کر لئے گئے۔ ان پر عدالت میں مقدمہ چلا اور نذیر احمد کو سزا ملی۔ اس کے باقی ساتھیوں کو عمر قید اور بھاری جرمانے ادا کرنے پڑے۔

احمد کو سرکاری طور پر انعام دیا گیا۔ احمد کا ضمیر مطمئن تھا —————— اس نے ایک نیا عزم کیا —————— ملک کے دشمنوں کو جہنم واصل کرنے کا عزم —————— وہ نیریب لگن رہا تھا۔

"وطن کی حفاظت ہے ایماں میرا!"

(شاہدہ اختر۔ ممتاز آباد ملتان)

○

تتلی

(منیر احمد زاہد - ٹاہلی)

تتلی! اے جامہ زیب تتلی
خوش رنگ نظر فریب تتلی
ننھی سی جان پیاری تتلی
نیلی پیلی - سفید تتلی
تو حورِ جناں کی بچھیا ہے
یا پھول ہے پنکھڑی ہے کیا ہے
نازک نازک تیرے یہ بازو
یا شوخیٔ حسن کی ترازو
اڑتی پھرتی ہے باغ بھر میں
چپہ چپہ تیری نظر میں
رخسار تیرا ہے سبزہ و گل
قہقہے بھی تیرے ہے غنچہ تا کل
کہنے ہو اگر پسند بچو!
مٹھی میں کبھی نہ بند بچو!
ان پیاروں کو جان سے نہ مارو
آہستہ سے شیشے میں اتارو
جس میں کہ بھری ہوئی ہے کچھ دیر
یعنی ان کی غذائے مرغوب
یہ طرز بسر کریں مع الخیر
تم شوق سے باغ کی کرو سیر
رکھتے جاتے ہو یہ روبا
مانو اپنے زاہد کا کہنا

—○—

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے بچے!

جناب فیض چنگوی کراچی

اگر چاہتا ہے دُکھوں سے رہائی — تو دِل کو لگا کر کیا کر پڑھائی
ہو دُنیاوی شہرت کہ دینی صفائی — ہے تعلیم کی ساری جلوہ نمائی
یہ نعمت خُدا نے بہشتوں سے بھیجی — نہیں ہوتی ضائع یہ دولت کبھی بھی

اگر زندگی دِل نشیں چاہتا ہے — عمل کا صِلہ بہتریں چاہتا ہے
جو ہر سمت سے آفریں چاہتا ہے — جو جنّت کو اپنے قریں چاہتا ہے
تو ماں باپ کی کر دل و جاں سے عزّت — سُنا کر ہمیشہ تو اُن کی نصیحت

←

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ گھبرایا کرو تو کبھی مصیبتوں سے ہمیشہ بچا کرو بری عادتوں سے
بچا کرو سینما سے اور ناولوں سے بچا کرو ہمیشہ بُرے دوستوں سے
بظاہر نظر میں یہ لگتے ہیں پیارے مگر یہ شرافت کے دشمن ہیں سارے

اگر چاہتا ہے جہاں میں ابھرنا برائی نہ اپنے معلّم کی کرنا
بزرگوں کی باتیں توجہ سے سننا بتائیں جو نیکی عمل اس پہ کرنا
جو ہشیار بچے ہیں یا ہوشمند نہیں کرتے ہرگز بدی وہ پسند

جو کمزور ہیں اُن کی خدمت کیا کر یتیموں سے مہر و محبّت کیا کر
بڑوں کی ہمیشہ تو عزّت کیا کر جو چھوٹے ہیں اُن پہ تو شفقت کیا کر
شریعت کی دل سے اطاعت کیا کر خدا کی ہمیشہ عبادت کیا کر

یہ دن بیت جائینگے بچّے یہ راتیں
مگر فیض کی یاد آئیں گی باتیں

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ اور عجیب

پلوٹو

محمد اکرم عمر - جامعہ احمدیہ

میری چچی ایجی کے پاس ایک کالے رنگ کا بلا تھا جس کا نام پلوٹو تھا۔ ان کا خیال تھا کہ یہ بہت ہی عجیب و غریب ہے۔ اگر چچی کوئی کام کرتیں تو پلوٹو بھی وہی کچھ کرتا تھا۔ جب وہ اپنا منہ دھوتیں تو وہ بھی اپنا منہ دھوتا جب وہ آئینہ دیکھتیں تو وہ بھی اسی آئینہ میں اپنی شکل دیکھتا۔ اگر وہ اکیلی بیٹھ کر باتیں کرتیں (جیسا کہ ان کی عادت تھی) تو وہ بھی اپنا منہ کھول لیتا۔ گویا کچھ بول رہا ہو۔ اسی سے چچی ایجی کو ایک خیال پیدا ہوا چچی کو ہمیشہ مزاحیہ خیال آتے رہتے تھے۔ انہوں نے سوچا اگر میں پلوٹو کو وہ خوراک دوں جو میں خود استعمال کرتی ہوں تو مجھے یقین ہے وہ میری طرح بولنے لگ جائے گا۔

پھر کیا ہوا انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پلوٹو کو روٹی۔ چاول، کیک۔ مکھن۔ پھینے ہوئے آلو۔ شیرینی اور چائے دی جانے لگی۔ بلی نے خود اسے قہوہ پیتے ہوئے دیکھا۔ پلوٹو بڑا خوش تھا اور چچی ایجی بھی خوش تھیں لیکن پلوٹو کو ابھی تک بولنا نہیں آیا تھا۔

پھر چچی ایجی کو ایک اور خیال آیا (ہمارے خاندان میں ہر ایک کو ایسے خیالات آتے رہتے ہیں) ان کے پاس ایک طوطا تھا جو باتیں کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ چچی ایجی طوطے کی مسلسل باتوں سے تنگ آچکی تھیں۔ انھوں نے دل میں سوچا اگر کسی طرح پلو طوطا کھالے تو مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور بولنے لگ پڑے گا۔

چنانچہ انھوں نے طوطے کو ذبح کر ڈالا۔ پھر اسے عمدہ مکھن میں پکایا اور تلے ہوئے آلو اور گوبھی کے ساتھ پلاؤ پکوا دیا۔ پلاؤ دسترخوان پر بیٹھا اور بڑے مزے سے چھری کانٹے کے ساتھ اسے کھانے لگا۔ اسی طرح وہ سب چیزیں چٹ کر گیا پھر وہ بڑی تیزی سے چچی ایجی کی طرف مڑا اور بولا۔

"دیکھو دیکھو!!!"

چچی ایجی نے انتہائی حیرانی سے اس کی طرف دیکھا اور ابھی ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ چھت کا ایک بڑا حصہ نیچے آگرا اور وہ بے چاری دب کر مر گئی۔ پلاؤ بولا۔

"پانچ سال اس نے مجھے بولنا سکھانے پر صرف کئے اور جب میں بولنے کے قابل ہوا تو اب بے وقوف عورت سنتی بھی نہیں۔"

(انگریزی سے ترجمہ)

○

چھ جرمنی کے بنے ہوئے خریدنے آیا کرو نکی۔

(مچھوں)

— ✱ —

پٹاخے

ایک بڑی بی اونچا سنتی تھیں۔ کوئی کہتا کچھ یہ سمجھتیں کچھ۔ ایک روز انہیں کپڑے دھونے کے لیے صابن کی ضرورت پڑی۔ ایک پنساری کی دکان پر جاکر انکنی اس کے سامنے دھری اور بولیں "بیٹا ایک آنے کا صابن تو دو۔" مگر پنساری بولا۔ "اماں میرے ہاں چونی سے کم کی ٹکیہ نہیں ملتی۔" بڑی بی کے پلے نہ جانے کیا پڑا۔ مسکرا کر بولیں۔ "ہاں بیٹا مگر گول ہو تو اچھا ہے۔"

پنساری نے ذرا اونچی آواز میں کہا۔ "بڑی بی گول چوکور کی بات تو اس سے کرو جو آنے آنے کا صابن بیچتا ہو۔" جواب میں بڑھیا نے تکلف سے فرمایا۔ "ہاں ہاں تم جڑی ہوئی بیچا کرو میں سے ایک کاٹ دو۔ بیٹے ہو میرے۔" پنساری جھلا کر بولا "اری بڑھیا۔ الگ ٹکیہ موجود ہے پر اس کی قیمت ایک آنہ نہیں۔ چار آنے چار آنے۔" بڑھیا لجاجت سے بولی۔ "ہاں بیٹا۔ کاغذ کے لفافے میں ڈال دو۔ کھلا ہوا لے کر گئی تو ہاتھ میں بو آجائے گی۔"

جواب میں جھنجلاتے ہوئے پنساری نے صابن کی ایک ٹکیہ لفافے میں ڈال کر بڑھیا کی طرف پھینکی اور بگڑ کر بولا۔ "یہ لے اور چھوڑ میرا پیچھا۔ چلتی پھرتی نظر آ۔" بڑھیا لفافہ اٹھا کر شکر گزاری سے بولی "جیتے رہو بیٹا۔ اب جب بھی صابن کی ضرورت ہو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثمرات کے صفحات

٭ آم کی چٹنی

آم کا موسم آگیا ہے۔ آم انتہائی قوت بخش اور کثیر الغذا چیز ہے۔ چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ بدن کو مضبوط کرتا اور دل کو فرحت بخشتا ہے۔ اس کی چٹنی پیٹ اور سر کی اکثر بیماریوں کی مفید دوا ہے۔ چٹنی بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے

نیم پختہ آم لے کر چھیل لیں، اور کدوکش سے چھانکیں کر لیں۔ دو پونڈ آم کے ٹکڑوں کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء درکار ہیں:۔

کھانڈ دو پونڈ۔ نمک ۱ چھٹانک۔ گرم مصالحہ ½ چھٹانک۔ سرخ مرچ ½ ۲ چھٹانک۔ سبز ادرک ½ ۲ چھٹانک۔ پیاز ½ ۲ پاؤ۔ لہسن ½ ۲ چھٹانک۔ سرکہ ½ ۲ پاؤ

آم کے ٹکڑے نرم کرنے کے لئے تھوڑے سے پانی میں جوش دیں۔ اس کے بعد کھانڈ اور نمک شامل کر لیں۔ محلول کو آگ پر رکھیں۔ ½ ۳ تا ½ کی تمام اشیاء ململ کے کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنائیں اور محلول میں ڈال لیں۔ پھر قوام گاڑھا ہونے تک گرم کرتے جائیں۔ مصالحے کی پوٹلی نچوڑ کر نکال لیں اور سرکہ میں ڈال دیں مزید گاڑھا کر کے اتار لیں۔

لیجئے آم کی چٹنی تیار ہے۔ صاف بوتلوں میں بھر کر استعمال کیجئے۔

(فرزانہ۔ لائلپور)

٭ آم کا اچار

آم ۵ سیر، نمک ۸ چھٹانک۔ ہلدی ۲ چھٹانک۔ مرچیں پسی ہوئی ۲ چھٹانک۔ میتھی ۲ چھٹانک۔ زیرہ ۲ چھٹانک، سونف ۲ چھٹانک دھنیا۔ ایک چھٹانک، کلونجی ایک چھٹانک۔ تیل سرسوں ½ ۳ سیر۔

بنانے کی ترکیب: آم اچھی طرح دھو کر ان کے چار چار ٹکڑے کاٹ لیں پھر ان کو نمک لگا کر رکھ دیں۔ ایسے برتن میں رکھیں کہ نمک سے چھوٹا ہوا پانی سب نچڑ جائے ایک رات پڑا رہنے دیں۔ دوسرے دن تمام مصالحہ ایک بڑے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برتن میں ڈال کر تھوڑے سے تیل میں ملا دیں۔ پہلے تیل کو خوب پکائیں اس کے بعد آموں کے ٹکڑوں میں مصالحہ ڈال کر کسی مٹی کے برتن میں ڈالے جائیں ان کو آٹھ دن تک اسی طرح رہنے دیں مگر روزانہ ہلاتے رہیں۔ آٹھویں دن ان کے اندر بقایا تیل بھی ڈال دیں۔ یہ یاد رکھیں کہ تیل گرم نہ ڈالا جائے ورنہ اچار خراب ہو جائے گا۔ بلکہ ٹھنڈا کر کے ڈالیں۔ اچار انشاء اللہ تعالیٰ مزیدار ہو گا۔

(گوگی۔ لائلپور)

(۲) رس گلے

دودھ ایک سیر اچھی طرح ابالیں پھر اس میں لیموں کا رس یا نمک اور پھٹکڑی چٹکی بھر ڈالیں تاکہ دودھ پھٹ جائے۔ پھٹے ہوئے دودھ کو کپڑے میں ڈال کر لٹکا دیں تاکہ پانی نکل جائے اگر پھٹا ہوا دودھ ایک پیالی ہو تو چاول کا آٹا ایک تہائی پیالی اور دو ماشہ سمندری جھاگ ملا لیں اگر پھٹا ہوا دودھ زیادہ ہو تو اسی مناسبت سے چاول کا آٹا اور سمندری جھاگ ملائیں۔ اس کے بعد آدھ گھنٹہ تک خوب مسلیں۔ جتنا زیادہ مسلا جائے گا۔ اتنے ہی زیادہ رس گلے اچھے بنیں گے۔ مناسب وزن کی گولیاں بنا لیں۔ چینی کا شیرہ بنا کر ایک گھنٹہ تک گولیاں اس میں پکائیں۔ لیجئے رس گلے تیار ہیں۔ مزے لے لے کر کھائیں۔

(۳) سادہ کیک بنانا

چینی آدھ سیر۔ مکھن آدھ سیر۔ انڈے چھ عدد۔ میدہ ایک چھٹانک۔ میدہ ½ سیر۔ بیکنگ پوڈر ایک چمچ اور کیک کے لئے سانچہ۔

ترکیب: مکھن میں چینی ملا کر خوب پھینٹیں۔ یہاں تک کہ چینی کا دانہ گھل جائے پھر انڈے توڑ کر ڈالیں اور اسے خوب پھینٹیں۔ اب میدہ اور بیکنگ پوڈر ڈال کر پھینٹیں۔ ساتھ ہی میوہ ڈالیں۔ سانچے میں Butter paper بٹر پیپر کا استر لگا کر بنا ہوا مرکب اس میں ڈال دیں۔ ایک بڑے پتیلے یا کڑاہی میں ایک انچ سوڈا لاکھ کی تہہ بچھائیں اور اس پر کیک کا سانچہ رکھ دیں۔ پتیلے پر ڈھکنا رکھ کر اوپر دہکتے ہوئے کوئلے رکھ دیں اور پتیلے کے نیچے بھی ہلکی آنچ رکھیں اگر پتیلے کو نیچے سے سوئی گیس کی آنچ پہنچانی ہو تو بہت ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب کیک سنہری رنگ کا ہو جائے تو نکال لیں۔ اب اسے مہمانوں کے سامنے پیش کریں اور خود بھی مزے سے کھائیں۔

(فوزیہ نورین چوہدری
۱۸ آباد سٹیٹ۔ تھرپارکر سندھ)

کولڈ کریم بنانے کا طریقہ

بیزوکس (Bees wax) ایک اونس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانی۔ چار کھانے کے چمچے۔ بورکیس (Borax) ۱½
کھانے کے چمچے۔ پانچ قطرے آپ کے پسندیدہ عطر کے
تھوڑا سا زیتون کا تیل۔

ترکیب: چکن کو باریک کاٹ کر دیگچی میں
پگھلا لیں۔ زیتون کا تیل ڈال کر یکجان کر لیں پھر دوسری
دیگچی میں بورکیس اور پانی ابال لیں۔ اور زیتون اور چکن
کے آمیزے میں انڈیل دیں۔ اس دوران چمچہ ہلاتی رہیں
اس آمیزے کو خوب پھینٹیں۔ خوشبو ڈال کر اتار لیں
کہ جھاگ دار اور روئی کی مانند ہو جائے۔ اب تولیہ میں
ڈال کر رکھیں۔ رات کو سونے سے پہلے لگائیں۔

(قدسیہ نور قدسی۔ حجرہ شاہ مقیم)

کام کی باتیں

استعمال شدہ چائے کی پتی میں کپڑا دھو کر
دارنش شدہ فرنیچر صاف کریں تو چمک جائے گا۔

آٹا بچ جائے تو اس پر ذرا سا گھی لگا کر ہوا
میں رکھ دیں نہ پھپھوندی لگے گی اور نہ خمیر ہوگا۔

اگر لیموں کی ایک قاش استعمال کرنی ہو تو
دوسری قاش شیشے کے گلاس کے نیچے رکھ دیں۔ خراب
نہیں ہوگی۔

مربے اور اچار میں چمچہ نہ پڑا رہنے دیں ورنہ
اچار اور مربے کے خراب ہونے کا خدشہ ہے۔

(زاہدہ چوہدری۔ شفیق آباد۔ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کا امیر ترین شخص

حال ہی میں دنیا کا امیر ترین شخص جس کا نام پال گیٹی تھا۔ انتقال کر گیا۔ جب وہ فوت ہوا تو اس کی عمر ۸۳ سال تھی۔ گیٹی کو تیل کی صنعت کا بادشاہ کہا جاتا تھا۔ ایک اندازے کے مطابق وہ ایک ارب ڈالر یعنی تقریباً دس ارب روپے کا مالک تھا۔ میلوں پیدل چلنے کا عادی تھا اور وہ عموماً ایسے ہوٹلوں میں کھانا کھاتا۔ جہاں بیروں کو ٹپ تک نہیں دی جاتی۔

(پیر نجیب الرحمان۔ سانگھر)

—★—

الفضل ربوہ
اخبار

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات۔ علمائے سلسلہ کے اہم مضامین بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی و غیر ملکی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فریضہ ہے

(مینیجر "الفضل" ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

پاک لمبر

۲۵۔ نیو ممبر مارکیٹ ○ راوی روڈ لاہور

یاد رکھیں! ○ فون نمبر ۶۲۶۱۸

ہر قسم کے ریڈیو

ٹیلیویژن

ریفریجریٹرز

ائیر کنڈیشنرز

اور سوئی گیس کے چولہے

خرید و فروخت اور

مرمت کیلئے

نمود

ٹیلیویژن

کمپنی

۲۱ ہال روڈ لاہور

فون: ۵۲۸۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

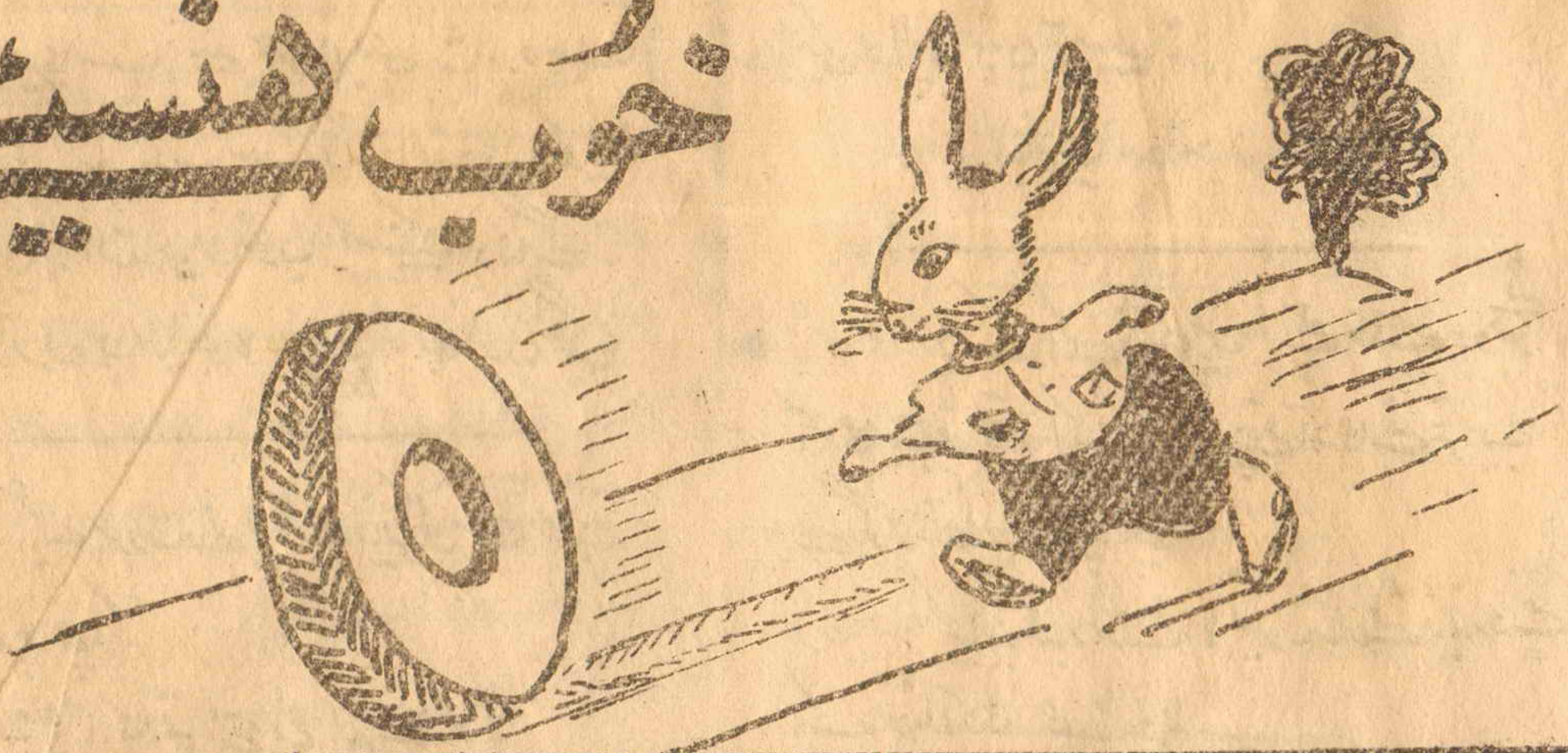

● بڑھی عورت (اپنے بیٹے کے دوست سے) "بیٹا رفیق! اب تم ہی اپنے دوست کو سمجھاؤ کہ نہانے کے کیا کیا فائدے ہیں۔ میری تو یہ کچھ سنتا ہی نہیں۔

رفیق: (اپنے دوست سے) کلیم! نہانا بہت اچھی بات ہے جسم صاف ستھرا رہتا ہے۔ صحت اچھی رہتی ہے اب مجھے ہی دیکھ لو سال میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور نہاتا ہوں۔ بغیر نہائے چین نہیں آتا۔"

(نزہت پروین۔ راولپنڈی ضلع راولپنڈی)

● ایک سکھ فوجی افسر کو کورٹ مارشل کی سزا ہوگئی۔ اس نے اپنے گھر والوں کو خط لکھا کہ "میرا کورٹ مارشل ہوگیا ہے۔"

گھر والوں نے جواب میں لکھا۔ "اللہ تمہیں جلد فیلڈ مارشل کردے۔"

● استاد: (شاگرد سے) "امجد! وہ کون سی چیز ہے جو تمہیں پسند بھی نہیں اور کھاتے بھی اکثر ہو؟"

امجد (جلدی سے) "جناب آپ کا طمانچہ (تھپڑ)"

(ریاض احمد خانم۔ ٹاؤن شپ۔ لاہور)

● ایک راہ گیر (دوسرے سے) "بھئی تمہارا جوتا آواز کیوں دیتا ہے کیا چوری کا ہے؟"

دوسرا راہ گیر: "اگر یہ بات ہوتی تو میرا کوٹ اور پتلون بھی آواز دیتے۔"

(زاہدہ پروین بھٹی۔ گوجرہ)

● گھر میں بیٹھے تمام افراد دینی باتوں میں مصروف تھے کہ اتنی دیر میں میری بھانجی کو چھینکیں آنے لگیں۔ دادی اماں جو پرانے خیالات کی تھی بولیں۔ "تمہارے ابا لندن میں بیٹھے تمہیں یاد کر رہے ہوں گے۔ اسی لئے تمہیں چھینکیں آئی ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری سب سے چھوٹی بہن شاہدہ جلدی سے بولی۔ "جب آپ سب لوگ اللہ میاں کو یاد کرتے ہیں تو اللہ میاں خوب چھینکتے ہوں گے۔"

(کوثر نورین باجوہ۔ $\frac{5}{8-K}$ - بہاولنگر)

ایک عورت نے بوڑھے فقیر کو چونی دیتے ہوئے پوچھا کہ

"بابا کیا تم بچے بچے اندھے ہو؟"

فقیر نے کہا۔ "ہاں بی بی۔ یہ جو سوتے کی انگوٹھی تمہارے بائیں ہاتھ میں ہے مجھے بالکل نظر نہیں آتی۔"

(نصیر احمد ظاہر۔ بدو ملہی)

---

(۱) "امی امی" (بچہ روتے ہوئے گھر میں داخل ہوا) "مجھے ایک لڑکے نے مارا ہے۔ یہ دیکھئے کتنی چوٹ لگی ہے۔"

امی: (پریشان ہو کر) "تم اس بچے کو پہچان لو گے؟"

بچہ (روتے ہوئے) "کیوں نہیں میں نے بھی اس کا کان کاٹا ہے۔"

---

(۲) ایک صاحب انگلستان سے تعلیم حاصل کر کے لوٹے تو ہر وقت یہی کہتے کہ "ہمارے ولایت میں یوں ہوتا ہے۔"

ایک محفل میں ان کا تعارف ایک دوست نے یوں کروایا:۔

"یہ ہیں مسٹر اقبال! جو انگلستان کے لئے

لیکن والدین نہیں آسکے۔"

(بشریٰ ساجد۔ کراچی)

ریل کے ایک ڈبے میں اچھے خاصے دو موٹے آدمی بیٹھے تھے۔ ایک دبلے پتلے آدمی نے قریب سے گزرتے ہوئے پوچھا۔

"کیا یہ کمپارٹمنٹ ہاتھیوں کے لئے ریزرو ہے؟"

ایک موٹا آدمی جھٹ بولا۔

"نہیں جناب اس میں کتے اور بلیاں بھی بیٹھ سکتی ہیں۔"

(امۃ النعمت کھوکھر۔ ترگڑی)

---

(۳) مہمان (میزبان سے) "جب میں کھانے کی میز پر بیٹھتا ہوں تو تمہاری بیوی منہ کیوں بنانے لگتی ہے؟"

میزبان: "بے چاری اپنا پیالہ پہچانتی ہے۔"

(امۃ النعمت کھوکھر۔ ترگڑی)

ایک کنجوس کی آنکھ گم ہو گئی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب کے علاوہ جیبیں بار بار الٹ کر دیکھیں مگر اندرونی جیب کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ اس کا بیٹا نے پوچھا۔ کہ تم اس اندرونی جیب میں کیوں نہیں دیکھتے؟" کنجوس نے جواب دیا۔ "کر لیں ڈرتا ہوں کہ اگر اس جیب میں بھی نہ ملی تو میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔"

(اسلام محمود ظفر۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) ایک کلرک بہت تھکا ہوا تھا ایک نوجوان اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ کلرک نے کہا: "آپ کرسی لے کر تشریف رکھئے!" نوجوان نے کلرک سے کہا۔ "شاید آپ مجھے نہیں جانتے۔ میں آپ کے مالک کا لڑکا ہوں۔"

کلرک بولا "تو پھر دو کرسیاں لے لیجئے!"

(۲) استاد (حکیم سے) "تباؤ ٹیچر! اس گرمی نہ پڑنے سے وہاں رہنے والے لوگوں کو کیا نقصان ہے؟"

حکیم: "جناب انھیں گرمیوں کی چھٹیاں نہیں ملتی ہوں گی"

(مشاورہ جبیں)

(ایک آدمی دوسرے سے) "ہمارے گاؤں میں کسی شخص کی موت واقع نہیں ہوتی۔"

دوسرا آدمی۔ "یہ کیسے ممکن ہے؟"

پہلا " : "ممکن کیسے نہیں۔ چلو میں تمہیں دکھاؤں۔"

دونوں اس گاؤں میں آئے تو دیکھا کہ بہت ہی بوڑھا آدمی، لمبی گھٹنوں تک داڑھی۔ جو عمر سے تقریباً ۱۰۰ سال کا نظر آتا تھا۔ بیٹھا رو رہا تھا۔ انہوں نے پوچھا۔

"تم کیوں رو رہے ہو؟"

کہنے لگا:۔

"مجھے میرے ابّا نے مارا ہے۔"

"کیوں مارا ہے؟" انھوں نے سوال کیا۔

"کیونکہ میں نے اپنے دادا کا حقہ توڑ دیا تھا۔"

بڈھے نے جواب دیا۔ (جمشید خاور محمود۔ ربوہ)

"حضور ایدہ اللہ کا پیغام" صفحہ ۷ سے آگے

ظاہر ہے کہ یہ نہایت مبارک کام سرانجام دینے کے لئے کثیر اخراجات کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے مخلصین اشاعتِ اسلام اور جماعت کی دینی تربیت کے لئے مالی قربانیوں میں پیش پیش ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء!

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چاہتے ہیں کہ احمدی بچے بھی اس مالی جہاد میں شامل ہوں تاکہ بچپن سے ہی ان میں اسلام کی اشاعت کے لئے مالی قربانیاں کرنے کا شوق پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں ثواب کے مستحق ٹھہریں۔

پس اے احمدیت کے عزیز بچے! ہمیں امید ہے کہ آپ خود بھی وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو جائیں گے اور ان ایام تعطیلات میں اپنے ہمجولی ساتھیوں کو بھی اس مالی جہاد میں شامل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ جو بچے اس بارہ میں اپنی کوششوں کی رپورٹ بذریعہ خط ہمیں ارسال کریں گے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے نام اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کریں گے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ مجالس

حسب ذیل مجالس نے بعض شعبوں میں نمایاں کام کیا ہے:-

(۱) شعبہ تعلیم کے تحت علمی مقابلہ جات - مغلپورہ ، راولپنڈی صدر

(۲) " " جلسہ یوم والدین - قمر آباد ضلع نواب شاہ ، مغل پورہ

(۳) " " جلسہ سیرۃ النبیؐ - راولپنڈی صدر

نوٹ: راولپنڈی صدر کی مجلس نے شکر پڑیاں (اسلام آباد) جا کر پکنک منائی جس میں ۲۵۰ اطفال نے شرکت کی اور وہاں مختلف علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے - یہ پروگرام بڑا دلچسپ رہا۔

(۴) صحت جسمانی - مغلپورہ

(۵) وقارِ عمل - کرنڈی متلع خیرپور ، رحیم یار خان

اللہ تعالیٰ مجالس میں مسابقت کی روح کو قائم رکھے - آمین۔

(سیکرٹری اشاعت مرکزیہ)

○

لاہور

مؤرخہ ۲۷ اپریل ۷۶ء حلقہ راج گڑھ قیادتِ اسلامیہ پارک لاہور کے زیر اہتمام ایک شاندار وقارِ عمل منایا گیا - وقارِ عمل کے ذریعہ محلہ رام نگر چھاؤنی کی ایک بڑی نالی پر پختہ پل بنایا گیا - یہ راستہ کئی ماہ سے خراب تھا - خاص کر سکول کے بچوں کو یہاں سے گذرنے میں بہت دقت پیش آتی تھی کیونکہ یہ گلی گورنمنٹ ہائی سکول کے بالکل سامنے واقع ہے -

چنانچہ خدام الاحمدیہ حلقہ راج گڑھ نے اس نہایت اہم خدمتِ خلق کے بجا لانے کا پروگرام بنایا - سیمنٹ اور اینٹیں منگوا کر وقارِ عمل کے ذریعہ اس نالی پر پختہ پل بنایا گیا - پل کی لمبائی تقریباً ۱۲ فٹ تھی اس وقارِ عمل میں بچوں کے ساتھ ناظم صاحب اطفال قیادت ہذا ، زعیم صاحب انصار اللہ دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوار الکین انصار اللہ بھی شامل ہوئے۔ یہ وقار عمل رات آٹھ بجے شروع ہو کر رات ایک بجے تک جاری رہا۔ بچے انصار بزرگوں کے دوش بدوش بڑی دلچسپی کے ساتھ کام کرتے رہے روڑی کوٹنے اور پانی لانے کا کام اطفال کے سپرد تھا جو انہوں نے بڑے احسن رنگ میں انجام دیا مجلس اطفال الاحمدیہ کے اس کام کو اہل محلہ نے بہت سراہا۔ محلہ کی ویلفیئر سوسائٹی کے صدر نے کہا۔ کہ یہ کام تو محلہ کی ویلفیئر سوسائٹی کا تھا جو کہ آپ نے کر دکھایا اس پر انہوں نے مجلس اطفال الاحمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس خدمت خلق کے کام کو کرنے کی توفیق عطا فرمائی دعا ہے کہ ہمیں مزید انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(عبد الخالق خان۔ ناظم اطفال قیادت اسلامیہ پارک لاہور)

○

راولپنڈی

مجلس اطفال الاحمدیہ قیادت مسجد نور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار ایک شاندار پکنک کا انتظام کیا گیا۔ اس کے لئے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کو اپنی خوب صورتی کے لحاظ سے سرفہرست رکھا گیا۔ چونکہ اطفال الاحمدیہ قیادت مسجد نور کا ایک طویل عرصہ کے بعد یہ پہلا پروگرام تھا۔ اس لئے بچوں میں بہت جوش و خروش پایا جاتا تھا۔

وقت مقررہ سے بہت پہلے ہی بچے مسجد میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ ہر طرف عید کا سماں تھا ہر بچے کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔ آخر کیوں نہ ہو آج حضرت مسیح موعود کے بچے اکٹھے ہو رہے تھے۔ ایک دوسرے سے بغلگیر ہو رہے تھے۔ ہاتھ ملا رہے تھے۔ یہ نقشہ دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مدتوں سے بچھڑے ہوئے بھائی آپس میں مل رہے ہوں۔ غرضیکہ ایسی کیفیت تھی جس کا تحریر کرنا مشکل ہے۔

اسلام آباد جانے کے لئے صبح ۹ بجے کا وقت مقرر تھا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر یہاں سے روانگی ہوئی ابھی تمام بچے مسجد سے نکلے ہی تھے کہ خدا کی قدرت۔ بجلی کی لیں چوکہ بالکل خالی تھی آ کر کھڑی ہو گئی۔ اس سے بچوں کی خوشیوں میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ ہر شخص بچوں کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ کس تنظیم کے تحت کام کر رہے ہیں۔ تمام بچے لیں میں سوار ہو گئے۔ راستے میں سفر کے دوران نہایت خاموشی اور ادب کے ساتھ بیٹھے رہے جس کی وجہ سے دوسرے مسافروں پر ان کے اخلاق کا بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی اچھا اثر ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ہم پکنک کی جگہ پر تھے۔ یہ جگہ اسلام آباد کی مشہور سیر گاہ شکر پڑیاں کے نام سے مشہور ہے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ پھر بچوں نے اپنا عہد دہرایا اور نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد کھیلوں کا پروگرام بنایا گیا۔ جس میں ہر عمر کے بچے نے نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا۔ کھیلوں میں دوڑ، لمبی چھلانگ اور رسہ کشی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ دوپہر تک کھیلیں جاری رہیں۔ اس کے بعد تمام اطفال کو کھانا کھلایا گیا اور نماز ظہر اور عصر ادا کی گئیں۔ اختتامی اجلاس ۴ بجے شام کو شروع ہوا جس میں مربی سلسلہ احمدیہ نے اطفال کا تعلیمی جائزہ لیا اور مختلف نصائح فرمائیں۔ دعا کے بعد کارروائی ختم ہو گئی۔ بعد ازاں بچوں کو مختلف مقامات کی سیر کرائی گئی اور تصاویر لی گئیں۔ شام چھ بجے تمام بچے بخیریت اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔

اس پروگرام میں ۱۲۰ اطفال اور قریباً ۱۱ خدام نے حصہ لیا۔

(منور احمد قریشی
ناظم اطفال۔ زیادت مسجد نور۔ راولپنڈی)

○

● حیدرآباد

۲۴ مارچ ۱۹۷۶ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع حیدرآباد کے زیر انتظام ایک روزہ اجتماع ہوا۔ جس میں پانچ مجالس کے نمائندگان شامل ہوئے۔ افتتاحی دعائیہ تقریب کے بعد قائد صاحب "آصف آباد" نے پرچم پاکستان لہرایا۔ پھر مارچ پاسٹ اور سلامی کی تقریب ہوئی۔

اس کے بعد ورزشی اور جسمانی مقابلہ جات ہوتے رہے۔ پھر کلوا جمیعا کے تحت سب نے مل کر کھانا کھایا۔

بعد ازاں عام دلچسپی اور ملی مقابلہ جات ہوئے پھر ایک جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ جس میں اطفال نے الحامی تقریری مقابلہ میں حصہ لیا۔ اس کے بعد اختتامی اجلاس ہوا جس میں عزیزم چوہدری قدرت اللہ کی تلاوت، عہد اور عزیزم مرزا مجاہد رشید کی نظم کے بعد مختلف تقاریر ہوئیں۔ آخر میں خاکسار کی الوداعی تقریر اور اجتماعی دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(مرزا مظفر احمد۔ ناظم اطفال ضلع حیدرآباد)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی

مؤرخہ ۲۵۔ اپریل بروز اتوار احمدیہ ہال کراچی میں اطفال الاحمدیہ مجالس ہائے ضلع کراچی کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقاریر ہوئیں۔ اس موقعہ پر اطفال کا ایک بین المجالس تقریری مقابلہ ہوا۔ جس کا موضوع تھا۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک"

کراچی کی مجالس کی طرف سے تین مقررین صف اول میں اور تین مقررین صف دوم کے مقابلہ میں شریک ہوئے۔ اس اجلاس کی صدارت قائد ضلع مکرم سید رشید طارق صاحب نے فرمائی۔ منصفی کے فرائض مکرم طاہر احمد صاحب ہاشمی، مکرم عبدالماجد خان صاحب اور مکرم نعیم احمد صاحب نیر نے سرانجام دیئے۔ منصفین کی رائے کے مطابق تقریری مقابلہ کا نتیجہ حسب ذیل تھا۔

صف اوّل:

اوّل:	مکرم عزیزم طاہر احمد صاحب	مجلس عزیز آباد
دوم:	عزیزم عبدالشکور صاحب	مجلس ملیر
سوم:	عزیزم مرزا امیر احمد صاحب	مجلس لانڈھی کورنگی

صف دوم:

اوّل:	عزیزم منور احمد ہاشمی صاحب	مجلس عزیز آباد
دوم:	عزیزم تنویر احمد صاحب	مجلس ملیر
سوم:	عزیزم نصیر الدین صاحب	مجلس صدر
خصوصی انعام:	عزیزم فاتح الدین صاحب	مجلس عزیز آباد

تقریری مقابلہ کے بعد جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری اصلاح وارشاد مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب ایڈووکیٹ نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے بالخصوص فن تقریر سے متعلق اہم نکات سے اطفال کو نوازا۔ بعد ازاں ناظم صاحب اطفال ضلع کراچی نے اطفال کو بعض اہم تحریکات کی طرف توجہ دلائی نیز انہیں مرکزی امتحانات میں شمولیت کے لئے تیاری کی تحریک کی۔ قائد صاحب نے سیرت کے موضوع پر خطاب فرمایا اور اطفال کو اہم نصائح فرمائیں۔ یہ اجلاس ساڑھے چار گھنٹے جاری رہا۔ تقریری مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اٹھ مقررین نے حصہ لیا۔ دعا کے بعد اجلاس تمام ہوگیا۔ (ناظم اطفال ضلع کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ میاں کی قدرت

سید امتیاز علی تاج مرحوم

تازہ ہوا میں ایک چیز ایسی ملی ہوتی ہے جس کی ہمیں تمہیں اور ہر جان دار کو بے حد ضرورت ہے۔ یہ اگر سانس کے ساتھ ہمارے جسم میں نہ پہنچتی رہے تو ہم زندہ نہ بچیں۔ اسے کہتے ہیں آکسیجن۔ یہ ہوا میں ملی ہوئی ایک گیس ہے۔ ہم جب سانس لیتے ہیں تو ہوا کے ساتھ یہ آکسیجن ہمارے جسم میں چلی جاتی ہے اندر سیدھی پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے وہاں ہمارے جسم کا میلا اور نکما خون پہنچتا رہتا ہے آکسیجن اس گندے اور بے کار خون کو صاف کرتی ہے۔ صاف ہو کر خون جسم کے لئے پھر فائدہ مند اور کارآمد بن جاتا ہے۔

میلے خون میں ایک چیز ہوتی ہے۔ کاربن آکسیجن اس کاربن کے ساتھ ایک خاص طریقے سے مل جاتی ہے۔ دونوں کے ملنے سے ایک نئی گیس بنتی ہے۔ اس گیس کو کہتے ہیں کاربن ڈائی آکسائیڈ۔ ہم جب سانس باہر نکالتے ہیں۔ تو یہ گیس بھی باہر نکل جاتی ہے۔

اللہ کی شان کہ پودوں کو پھولنے پھلنے کے لئے ضرورت اسی گیس کی ہوتی ہے یہ گیس ہمارے اور دوسرے جاندار دل کے سانس میں باہر نکلتی رہتی ہے۔ پودوں کے پتے اسی گیس کو اپنے اندر کھینچ لیتے ہیں۔ اس میں کاربن تو ان کے کام آجاتی ہے۔ باقی رہ جاتی ہے خالص آکسیجن۔ اس آکسیجن کو وہ باہر نکال دیتے ہیں۔ یہ آکسیجن پھر جان داروں کا خون صاف کرنے کے قابل بن جاتی ہے۔

بس اسی طرح دونوں ایک دوسرے کے کام آتے رہتے ہیں۔ پودے جان داروں کے لئے آکسیجن بناتے رہتے ہیں اور جاندار پودوں کے لئے کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کرتے رہتے ہیں۔

○

مضمون نگار بچے اپنے مضمون خوشخط۔ اور کاغذ کے ایک طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھا کریں جواب کے لئے ٹکٹ لکھا ہوا لفافہ آنا لازمی ہے

(مینیجر)

Regd. No. L7128
Shafiq Qaisar — *Editor* Mohammad Sh
Monthly TASH-HEE
Nusrat Art Press, Rabwa
July 1976
Title printed at the

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیزان

گھر بھر کی خوشی اور صحت کا ضامن ہے

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ لاہور